



اس ناول کے نام، مقام کردار اور کہانی سے
تعلق رکھنے والے اداروں کے نام فرضی ہیں

پبلشرز _____ سلطان محمد
پرست _____ سماج دین
ذیہ اختتام _____ کتابی دنیا، لاہور

محکمات

- ۱۔ سر رنجی موت
- ۲۔ متحرک دھاریاں
- ۳۔ جوتنگ اور ناگن

پیشکش

سر رنجی موت کی پسند کی کاغذیں۔۔۔ تین عدد خطوط میں اخبار پڑھی
کیا گیا ہے: ان حضرات کا بھی شکریہ: ان تین حضرات کو کہانی میں کسی قسم نظر نہیں
آیا۔ لہذا میں نے سوچا ہے کہ اب انہیں تلوار کی دھار پر چل کر دکھاؤں گا۔
ایک صاحب نے کالی کبکشاں چمڑہ کر مشورہ دیا تھا کہ انوں کی ازھت
کردوں۔ سو اور روپے کی کتاب میں تو اتنے غریب کرتے ہیں دس بارہ روپے پیر
آم کیا خریدیں گے، آپ مجھ سے۔ اور پھر اگر کسی آم میں ایک آدھ روپے نکل آیا تو فصل
لے کر دوڑے آئیں گے، ویسے جانی مصنف بن جانا سب سے زیادہ آسان کام ہے
اس لئے مجھے آم کے آم اور غنڈیلوں کے دام کے پتوں میں نہ ڈالنے یہ عاوارہ ہی سر سے
غلط ہے۔ غنڈیلوں کے دام نہیں گتے، ابنتہ کتاب میں روی کے جوا بھی بک چایا کرتی ہیں۔
آم فروشی کے لئے بیٹا سبنا چڑتا ہے۔ پھر ہی ٹکانی پڑتی ہے۔ کتاب لکھنے میں کچھ
بھی نہیں کرنا چڑتا، بلکہ کاغذ اور قلم لے کر بیٹھنے۔۔۔ کاتب نے کتابت کی شیڈوں نے
چھاپ دیا۔ دفتر کی خانے میں جلد بندی ہوئی اور وہیں سے کتب فروشی اٹھانے گئے
مصنف ایک کنارے بیٹھا رہا۔ بیٹھے بیٹھے قلم لکھ لکھ گیا۔ ایسے میں بیٹھ گئی تو
خواب میں دیکھتا ہے کہ مغز ناک کے راستے بہا جا رہا ہے۔۔۔ اور چمٹنے والے
کب روپے ہیں کیسا گندہ ہے کہ ناک بھی صاف نہیں کر سکتا! بہر حال کچھ مصنف
ہی رہتے دیکھتے، آپ جیسے قدر والاں سے منہ موڑا تو ردی فروشی کر کے پیسہ پال
لوں گا، لائن سے بہت کلام کرتے کا مسوڑہ نہ دیکھتے اور نہ ساری رقم ڈوب جاتے
گی۔ اور پھر میں کسی ایک عدد "ایم" سے ایل ایل بی کے لئے نہیں بھگتا، مزدوروں

سے بیگ پر دھیسوں تک کے دل بھونے پڑتے ہیں۔ مجھے اسی کالی ککشاں کی پندہ کے
کے سلسلے میں اتنے غلطو آئے تھے کہ آپ ان کی تعداد کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور
میں اپنی اس جتنی سے سخت مشرمذہ ہوں مجھے شاہ اس کی سیلیوں نے خواہ مخواہ
کالی ککشاں کہنا شروع کر دیا ہے۔ اس طرح حضرت علامہ شرقی رحمۃ اللہ علیہ کے ان
صاحبزادے سے بھی مشرمذہ ہوں جنہیں ان کے دوست علامہ دہشتا کہہ کر مخاطب
کرتے تھے۔ یہی حال کلاک دو بے حد شریف آدمی ہیں۔ غیر چھڑتیے اس قبیحہ کا ان صاحب
کرام غلطی پندہ ہوں گے (عزائی کی وجہ سے) جنہوں نے مجھے ان کی آڑھت کر لیا
کامشورہ دیا ہے۔

متحرک دھاریاں ملاحظہ فرمائیے۔۔۔۔۔ جلد ہی اس سلسلے کی آخری کڑی خاص فرما
کی شکل میں پیش کروں گا۔ آمین

والسلام

ابن صفی
۲۲
۲۶

۱) اھولہ خارجہ کے سیکڑی کے دفتر میں وہ اہم ترین میٹنگ طلب کی گئی تھی۔
اس میں حکمہ داخلہ کے امیر و بھی شریک تھے جن کی سربراہی سی آئی ڈی کے ڈائریکٹر
جنرل ستر جان کر رہے تھے۔

مسند و پیش قضا کہ آخر اس دھاریہ لاش کا کیا کیا جائے۔۔۔ یہ بات قرناہت
کی تھی کہ وہ داگنگ لین کی لاش نہیں تھی۔ سر سلطان نے قرناہت کے مشرمذہ کے
عزائی داگنگ لین کی انگلیوں کے نشانات داگنگ کاٹنگ سے براہ راست حاصل کرنے
تھے اور یہ نشانات لاش کی انگلیوں کے نشانات سے کھلی مطابقت نہیں رکھتے تھے۔

سفارت خانہ لاش کا مطالبہ کر رہا ہے۔ سر سلطان نے کہا۔

اب جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ داگنگ لین کی لاش نہیں ہے۔ مطالبہ کیے
کا کیا جاسکتا ہے۔ رحمان صاحب بولے۔

اس کے علاوہ بھی ایک بات ہے۔ سر سلطان نے پُر فکر بیجے ہیں کہا۔

وہ کیا۔۔۔

”میں نہیں کیا۔“

”ماتے کی بات ہے شرمین، جب تک لاش قبر گاہ میں موجود رہی خاکہ نہیں شائع کرایا گیا جبکہ لاش کی تصویر شائع ہونے کے دوسرے ہی دن تیار کیا گیا تھا۔“
”تو کیا اب ہم سفارت خانے کو مطمئن نہیں دلا سکتے کہ وہ ڈانگہ لین کی لاش نہیں تھی؟“
”ہاں، یہ خاکہ اب اسی لئے شائع کرایا گیا ہے کہ ہم بھی اسے ڈانگہ لین ہی کی لاش تسلیم کر لیں۔“ سرکار کی طرف سے۔

رحمان صاحب کی طرف سے چٹکتے تھے۔

”بنیادی سوال یہ ہے کہ اگر سفارت خانہ اسے ڈانگہ لین کی لاش تسلیم کر لینے پر کیوں مصر ہے؟“ سر سلطان بولے۔

”ٹھیک کہہ رہے ہو۔ رحمان صاحب سر ہٹا کر بولے۔

”اگر ہم خاموشی سے اسے ڈانگہ لین کی لاش تسلیم کر لیں تب بھی لاش کی واپسی کا مطالبہ برقرار رہے گا، حالانکہ مجھے یقین ہے کہ اب اس کی لاش کی راکھ بھی دل کے ٹکڑی انہوں نے اسے فوراً ہی خارج کر دیا ہو گا۔“

”تو چھوڑ کر کیا کیا جاتے؟“

”کچھ نہیں آتا، اس لئے یہ مینگ کال کی گئی ہے۔“

”اس کا کیا خیال ہے جسے تم نے بگاڑا ہے؟“ رحمان صاحب نے سر سلطان کا ہاتھ تھپک کر آہٹ سے چڑھایا تھا۔

”میرے بگڑے ہوئے کو اتنی اہمیت کیوں ملے رہے ہو؟“ سر سلطان نے کچھ تھوڑے انگریزی سے کہا۔

”ہم حال اس کی بھی رائے ہوتی ہے۔“

”اس کا خیال ہے کہ اس معاملے سے متعلق حکم خارج ہو کر آج ہی کسی بڑے اخبار کا ایک تصویر شائع کرنا چاہئے جس میں لاش کو ڈانگہ لین کے فخر پر پیش چھاپے جائیں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ڈانگہ لین کی لاش نہیں ہے ساتھ ہی ڈانگہ لین کی شکل بڑی بھی ہو

”مطالبہ کسی طرح پر راجی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ ڈانگہ لین ہی لاش ہوتی تب بھی نہیں۔“

”مستند دوسرا یہ نظریہ سر سلطان کی طرف اٹھ چکیں۔“

”مطالبہ اس نے نہیں پر کیا جاسکتا کہ وہ لاش سائیکس پیکس ریسرچ انشٹیٹیوٹ کی قبر گاہ سے غائب ہو گئی ہے؟“

”نہیں۔“ بیک وقت تین زبانوں سے نکلا تھا۔

”یہ حقیقت ہے۔ قبر گاہ کے چاروں محافظ زیر حراست ہیں اور انچارج کو مطلع کر دیا گیا ہے۔“

”تو یہ مینگ اس نے نہیں طلب کی تھی کہ لاش کو منسلک کیا جائے، بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ لاش دوبارہ کیسے ڈرامہ کی جانتے رحمان صاحب پر سامنے بنا کر بولے تھے یہی سمجھ لو“ سر سلطان کے لیے میں بڑی ترقی تھی۔

”آج ہی کے اخبارات میں واٹس کے جسے کہ خاکہ بیک اینڈ ہاؤس میں شائع ہوا ہے اور قابل سفارت خانے ہی کی طرف سے شائع کرایا گیا ہے۔ اس شے کے ساتھ کہ وہ لاش ڈانگہ لین کی بھی ہو سکتی ہے۔“

”پرانی بات ہوتی“ سر سلطان نے کہا۔

”میں آج کی اشاعت کی بات کر رہا ہوں رحمان صاحب کسی قدر مجھ کو بچاؤ۔“
”خاکہ کی اشاعت میں بھی آسکتا تھا، لاش غائب ہو جانے کے بعد کہہ لیں۔“
”شائع کرایا گیا۔ کل شام تک واٹس قبر گاہ میں بھیجی گئی تھی، رات کو کسی وقت غائب ہو گئی۔“

”یہ محض اتفاق بھی ہو سکتا ہے۔“

”پرانی بات میں نے اس لئے بھی شرمین کو کہہ دیا کہ میرے پاس بہت دن پہلے آیا تھا۔ لاش کی تصویر شائع ہونے کے دوسرے دن کی بات ہے اور وہ خاکہ سفارت خانے کی طرف سے بھی بھجوا دیا گیا تھا۔“

• پڑے سر رحمان ۔

• صرف اں یا نہیں میں جواب چاہتا ہوں ۔

• نہیں ۔ سر سلطان طویل سانس نے کہہ دیا ۔

• عرواں ہے کہاں ۔۔۔

• مجھے علم نہیں : خدا کی تائید میں ہوں : فیاض کہاں ہے ؟

• سر راز گدھے ہیں ۔۔۔ اور اس کا خیال ہے کہ فتح عرواں کے ہم پر بھی ایسی دھاریں

ہوں گی ہیں ۔ اور وہ زندہ ہے ۔

• سر سلطان خاموش رہے : ارمان صاحب بھی قدر توقف کے ساتھ بولے : فیاض

کا ہند ہے کہ وہ زندہ عرواں کے ہاتھ لگا ہے ۔

• ہو سکتا ہے : جب تک عرواں سے واقعات نہ ہر قیدین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا ؟

• آخر سارا وہ ان کے جھگڑ میں کیا ہو رہا ہے ؟

• خدا جانے ۔ لیکن تم یہ ہرگز نہ سمجھا کر کہیں گے اسے سارا وہ ان کے جھگڑ میں بھیج

دیا ہے ۔

• مجھے صرف ایک بات یاد کہ فتح عرواں کا ہاتھ لگا تھا ۔

• یہیں شہر میں ۔

• اور اسی ہیئت کو انی میں کہ شناخت کے لئے ہاتھ کی بنا کی ہوئی تصویر شائع کرانی چاہتی

ہیج کہہ کر ۔

• وہ کہاں ہے ۔

• جب تک وہ انگلیں کا سوا درپیش ہے ہر عقیدہ سے برے ملے کا کہیں ہے !

• ہذا قہیں فی الحال اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے ۔

• اچھا بات ہے ۔ رحمان صاحب طویل سانس نے کہ فرما کر ہو گئے تھے ۔



اور سب سے زیادہ زور اس پر دیا جائے کہ سفارت خانہ نے دانگ لین کے منکر پر منس ہو جانے سے انکار کر دیا تھا اس لئے یہ منکر پر منس براہ راست دانگ لاگ پریس سے حاصل کئے گئے ہیں : آخر میں سوال کیا جائے کہ آخر سفارت خانہ اسے دانگ لین کی فاسش کیوں تسلیم کرنا چاہتا ہے ؟

• اپنی حکومت کی پرنس صاف کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہ ہوگا ۔ سر رحمان سر ہلا کر بولے ۔

• میرا بگاڑ ہوا ہے نا ۔۔۔ میان تباری آمدنی سے کسی شخص زیادہ آمدنی ہے اس کی ، چاہے تو انتہائی دولت مند آدمیوں کی کسی زندگی بسر کر سکتا ہے ؟

• اوہ ۔ کام کی بات کرو : رحمان صاحب سمجھ لائے کہ بولے اس تجویز کو وہ طوں کے سامنے بھی رکھتا کہ اتفاق رہے اس پر عمل کیا جائے ۔۔۔ معاملہ سیریس ہے اور پھر اس کے بعد تم سے ملنے کی بھی کچھ گفتگو کرنی ہے :

• سر سلطان نے انہیں مٹھنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا : ٹھیک ہے : تم ہی اپنی طرف سے پیش کر دو یہ تجویز ۔

• تجویز پیش ہوئی تھی اور سبھی اس پر متفق ہو گئے تھے اس کے بعد سر سلطان نے سولہ نظروں سے رحمان صاحب کی طرف دیکھا تھا ۔

• دیشا رنگ روم میں پہلے رحمان صاحب اٹھتے ہوئے بولے ۔

• وہ دونوں دیشا رنگ روم میں آتے تھے ۔ اور رحمان صاحب نے بلا تامل سوال کیا تھا : فتح عرواں کی تصویر کس نے شائع کرانی تھی :

• سو رہی ۔۔۔ چاب سیرٹ ۔ سر سلطان مسکرتے تھے ۔

• فیاض کا خیال ہے کہ وہ عرواں ہی کی حرکت تھی ۔

• میری طرف سے کوئی تصور نہیں سنوئے :

• کیا فتح عرواں کی لاش ملی ہے ۔

کر کے ہر اسرار آرزو کی حامل معلوم ہوتی ہے :-

۱۔ اسی حالت کی کیا تائید میں داخل ہوتی تھی۔ ان دی حالت تھی۔ اسے یاد آگیا۔ پھر ان کے قریب وہاں پہنچ کر بابت نصیب تھا۔

۲۔ گاڑی پر اس کی سرنگ تھی۔ اور ایک باوردی عظیم اس کی طرف بڑھا۔

۳۔ قبائری ایک سے فسطحہ، فیاض نے کہا۔

۴۔ آپ کا۔ کارڈ جناب :-

۵۔ بس اتنا کہ دو۔ دی رخصتی ہے جو انہیں کہیں بہریش پڑا ہوا تھا۔

اس نے تھوڑا انداز میں ٹپکیں جھپکی تھیں۔

۶۔ اپنی الفاظ میں انہیں اطلاع دو۔ ورنہ تم پر ان کا خطاب نازل ہوگا۔

کہنے کا انداز ایسا ہی تھا کہ وہ بے جوں و چرا اندھ چلا گیا۔ ذرا دیر بعد وہ اسی ہوتی تھی اور اس نے بڑے ادب سے اسے اپنے گھر کو لیا تھا۔

فیاض کو اسٹری میں بٹھا کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد قدیموں کی چاب ستانی دی اور فیاض چمک کر بڑھا۔

وہ دروازے میں کھڑی مسکرا دی تھی۔ فیاض اٹھ گیا۔

۷۔ خوش آمدید۔ کہہ کر وہ آگے بڑھی اور قریب پہنچ کر لڑی۔ تشریف رکھنے لگا :-

۸۔ میں دراصل اپنے ایک نام سب روپ کے صافی مانگنے حاضر ہوا ہوں؟

۹۔ میں نہیں سمجھتی۔ اس نے جرات سے کہا۔

فیاض جھٹکا ہوا ہوا :- میں اتنا فرس تھا کہ آپ سے آپ کا نام تک نہیں پوچھ سکا؟

۱۰۔ اور :- اس کا کھٹکا ہوا سا قہقہہ کر کے میں گڑھا تھا۔

۱۱۔ جب تک آپ مجھے میری اس بہ اخلاقی پر معاف نہیں کر دیں گی مجھے سزا نہیں ہوگی۔

اسے چھوڑ دینے۔ وہ کرتی ایسی خاص بات نہیں تھی :-

فیاض بستر پر پڑا مریح ادب راقا۔ اس نے صرف نیکو نہیں دیکھی تھی ہم

پر بنیاد بھی نہیں تھا۔ وہ ادب راقا اور ان رنگین مصاریف کو دیکھ جا رہا تھا جو اس

کے سینے سے پیٹ تک پھیلی ہوئی تھیں۔ کبھی اسے ایسا عرس ہوتا جیسے ان کی حرکت

جلی چڑھتی ہو اور کبھی ایسا لگتا جیسے وہ پہلے سے زیادہ شرع ہو گئی ہوں۔ دھڑکنے دھڑکنے

پر حالی ہو گیا تھا۔۔۔ وہ ان کی طرف نکل جانا اور دوڑا کرتا۔ ہٹل واپس آتا

مقررے مقررے دھڑکنے سے کہہ رہی تھی۔ اپنے، اپنے دوست کو اس کے بارے

میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا؛ لیکن اس نے اس کے رویے میں نمایاں تبدیلی محسوس کی تھی

اور اس سے مشقوں استفادہ بھی کیا تھا۔ مگر فیاض اسے کیا بتا دے اس کی خوشن

ہوئی تھی کہ اب وہ اس کا بیچا چھوڑے۔ سوار گتہ ہی سے چلا جاتے۔

کتنی بار عرائس سے فوری پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر چکا تھا؛ لیکن کامیابی نہیں

ہوئی تھی۔ پھر صانع صاحب سے درخواست کی تھی کہ اسے تلاش کرانیں اور انہیں بتانا

ہی چڑا کہ عرائس کی تلاش کیوں ہے؟

دھڑکنے وہ آجیل پڑا۔۔۔ جیسے کوئی ہم بات یاد آئی ہو؛ جلدی جلدی کا پڑے پڑے

تھے اور ہر حال سے نکلنے تیار ہو گیا تھا۔

نکل دھڑکیا پڑا کہ اسے کی ایک کار چپے ہی حاصل کر چکا تھا جو بڑل کے گراں میں

کھڑی رہتی تھی :-

مقررہ دی دیر بعد اس کا یہ وہ ایک طرف معائنہ ہو گیا تھا۔ یادداشت کے پہلے

اسی حرکت کے رنگ کے جانب جا رہا تھا جس نے اس کے ماضی، حال اور مستقبل کے بارے

میں بہت سی باتیں بتائی تھیں اور چند خطرات سے بھی آگاہ کیا تھا۔

آج اس کی زندگی کی غائب دماغی پر وہ مقررہ ہو رہا تھا۔ جب وہ اس سے

اس کا نام تک نہیں پوچھ سکا تھا۔ کیا سوچتی ہو گی اس کے بارے میں۔۔۔ ہر حال اب

اس کی بھی تسلی ہو جائے گی۔ اور شاید وہی اس کی پڑائیش کا کوئی مل جل بھی تلاش

۱۰ اور میں آپ کی ہر باتوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔
 ۱۱ خواہ کلام شرمندہ نہ کیجئے۔ وہ فرمایا عرض تھا۔
 ۱۲ لیکن اب میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کروں؟
 ۱۳ کس سلسلے میں؟

۱۴ میرا وہ دوست بھی خائب ہو گیا ہے جس کے سلسلے میں آپ نے مجھے خطرات سے آگاہ کیا تھا۔

۱۵ اس کا خائب ہو جانا تو آپ کے لئے بہتر ہی ہوگا، نہ اس سے آپ کا رابطہ ہے گا اور نہ آپ بھی پریشانی میں پڑیں گے؟
 ۱۶ لیکن حالات اس سے مختلف ہیں؟
 ۱۷ میں نہیں سمجھتی۔

۱۸ میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گا، لیکن آپ وعدہ کیجئے کہ جس جہت نہیں سمجھیں گی؟
 ۱۹ سوال تو یہ ہے کہ آپ جہت برتنے ہی کیوں گے؟
 ۲۰ وہ واقعہ ایسا ہے کہ کوئی یقین نہ کرے گا؟

۲۱ آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ سکا کر بولی، جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنے کی صلاحیت ہے مجھ میں۔

۲۲ فیاض نے ایک ایک کر اپنی کہانیاں دہرائی تھیں۔ اور وہ آخر کار ہنسنے لگی تھی۔
 ۲۳ میں نے اس وقت آپ کو ٹوٹنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ ورنہ سارے یہی کہہ رہے تھے کہ آپ خود بخود جیو ہنسنے نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ کو ہنسنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔
 ۲۴ فیاض نے گفتگو آمیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور ہنسنے لگا۔

۲۵ کیا آپ مجھے وہ دھاریاں دکھا سکیں گے؟ اس نے پراسٹیا کی بجائے پوچھا تھا۔
 ۲۶ ضرور۔۔۔ ضرور اگر بہتر ہی نہ تصور کر لیا۔
 ۲۷ بے شک سے یقین نہ کر دیجئے۔ اس نے کہا۔ لہجہ کہہ ایسا ہی تھا کہ فیاض کی ٹانگیں

پھرتے لگی۔ بہت اس نے فیض آٹاری تھی۔

۲۸ پھر وہ اس قدر جھکی تھی کہ فیاض اس کی گرم سانسیں اپنے سینے پر محسوس کرنے لگا تھا۔ اس نے ان دھاریوں کو چھو کر بھی دیکھا تھا اور چھوے جتنی جوتی بولی تھی۔
 ۲۹ حیرت انگیز۔

۳۰ فیاض نے فیض دوبارہ پہن لی۔

۳۱ وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھی تھی اور اس طرح خلا میں آکھڑے جاری تھی جیسے کسی غیر مرنے والے کو دیکھ لینے کی کوشش کر رہی ہو۔

۳۲ تھوڑی دیر بعد چمک کر بولی، تو پھر آپ اس پر ایت پر عمل کر رہے ہیں؟
 ۳۳ جی ہاں۔۔۔ دوڑتے دوڑتے مرا جا رہا ہوں لیکن ابھی تک تیرا ہی دھاریوں کے منہ جانے کے آثار نظر نہیں آتے۔

۳۴ آپ کچھ بڑی دیکھواری ہیں پڑ گئے ہیں؟
 ۳۵ اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہی مجھے اس مصیبت سے نجات دلا سکیں گی؟
 ۳۶ وہ کس طرح؟

۳۷ یہ تو میں بھی نہیں جانتا اب اس یقین کو میری بیٹی جس کی پیداوار سمجھ لیجئے؟
 ۳۸ میں تو یہی طرح پر کچھ نہ کہہ سکتی کہ ابھی تو مجھے حیرت کے سندر میں لٹے کھانے دیجئے۔
 ۳۹ میں نہیں سمجھتی۔

۴۰ ارے جناب، کیا یہ کوئی عملی بات ہے؟ میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ یہ کوئی انسانی کارنامہ ہوگا۔

۴۱ پہلے خود مجھے یقین نہیں تھا، لیکن آپ میرے ہم ہر دھاریاں دیکھ چکی ہیں؟
 ۴۲ مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی خواب دیکھ رہی ہوں؟
 ۴۳ فیاض کچھ نہ بولا، وہ بھی خاموش ہو گئی تھی۔

۴۴ ابھی ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے جیتی جاگتی دنیا سے اس کا رابطہ ٹوٹ گیا ہو۔

اب بتیے میں کیا کروں؟ فیض مجھ پر بعد خبری ہوئی آواز میں بولا۔
 میری گھڑی نہیں آتا کیا جواب دوں؟

ابجہاں بات ہے تو پھر مجھے اجازت دیجئے۔ فیض آٹھ ہانے کا ارادہ ظاہر کرتا
 ہوا بولا۔

نہیں۔۔۔ ابھی بیٹھے؟ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ میں ابھی سو رہی ہوں ہر سکتا
 ہے کہ کرسی سکوں۔۔۔ لیکن نئے۔۔۔ اگر وہ دوسرا دھاریا آوی آپ کے دوست
 کے جیسے ہم ہے تو کیا وہ اسے آپ کے حوالے کر دے گا۔

اسے ایسا کرنا ہی پڑے گا۔
 کیا وہ بھی کسی سرکاری محکمے سے تعلق رکھتا ہے؟

قطعی نہیں۔۔۔ بس۔۔۔ غالباً میں نے آپ کو کچھ ہی عادات پر بتایا تھا کہ وہ ایک
 جگر ہے۔ ہاتھ کی صفائی دکھا کر میٹ پر لٹا ہے۔

اگر ایسی بات ہے تو وہ اسے ہرگز واپس نہیں کرے گا۔ کبھی دوسرے ملک میں
 اس کے کوکھوں کا سکتا ہے۔

میں میں اسی صفحے میں مبتلا ہوں؟

اگر وہ ایک بار بھی میرے سامنے آجاتے تو اسے آپ کی بات مانتی ہی پڑے گی؟
 سارٹ نے تین تین آہن بچے میں کہا۔

مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ فیض نے کہا۔ آپ بڑا سرا توڑوں کی مالک
 ہیں۔؟

نہیں ابھی تو کوئی بات نہیں۔۔۔ وہ ہنس کر بولی۔

ایمین کیجئے۔ میں نے بھی مسر کیا ہے۔

لیکن اب دوسری بات۔ وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ دوسری طرف وہ لوگ ہم جگہوں
 نے آپ کو بہوش کر کے متحرک کر کے مار ڈالا تھا۔ ان کے ہاتھ میں کیا خیال ہے۔

کیا آپ اس دھاریا آوی کو ان کے حوالے کر دیں گے؟

میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا؟

وہ بھی آپ کا دوست ہی تو ہے۔

خدا میری مدد کرے۔۔۔ صبح رات دکھاتے۔

میرا خیال ہے کہ آپ کو وہ عکسوں سے مرعوب نہ مچا جائے۔

لیکن ان دھاریوں کو کیا کروں جو میرے ہم پر ہیں۔ اگر یہ آگے بھی بڑھ
 گئیں تو کیا ہوگا۔؟

ہاں۔۔۔ یہ اہم ترین سوال ہے۔

وہ ہتھوڑی دیر تک خاموش رہے تھے۔ پھر فیض نے کہا تھا کیا ان لوگوں
 کی تلاش شروع کروں؟

میرا خیال ہے کہ یہ ممکن نہ ہوگا۔

خفا ہے۔ جی تو شیر ہو رہے ہیں۔ فیض طویل سانس لے کر بولا تھا۔

ان لوگوں نے پھر آپ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی؟

ابھی تک تو ایسا نہیں ہوا۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ دھاریوں کو سادہ دینے والی تدبیر پر عمل کرنے کا موقع
 دینا چاہتے ہیں۔

آخر کیا ایک ملک دوڑوں کا اس کے لئے دیرازوں کی راہ میں پڑتی ہے؟

واقعی آپ بڑی مشکل میں ہیں۔۔۔ وہ کاغذ اور نیپل منجھاتی ہوئی بولی۔

خدا ہمتا اور ایک والدہ کا نام تو جانتے۔ میں دیکھوں گی کہ آپ کیلئے کیا کر سکتی ہوں؟

میرا نام فیض ہے۔ اور والدہ مرحومہ انسر جیوں بیگم کی ذاتی عقیدت؟

اس نے پیش پر دو نوں نام گھمے تھے۔ اور سر اٹھا کر بولی تھی۔ بجا علاتی تو کھڑے

بھی سرزد ہوئی تھی جناب؛ پہلی ملاقات پر میں نے آپ سے آپ کا نام پوچھا تھا۔

قیامت نے جواب میں کہہ کرنا چاہا۔ سو نہ تھے لیکن آواز نہ نکلی۔ اس کی آنکھیں... خدا کی پناہ... عجیب سا نقشہ قیامت نے دہن میں نقش کر دی تھیں اور اسے ایسا عروس جوہر لگتا جیسے اس کی آواز نہیں بہت دور سے آرہی جو۔
 "پہل چھڑ دیکھنے؟"

"جی جہت بہتر۔"

"اگر آپ چاہیں... تو یہاں میرے ساتھ بھی رہ سکتے ہیں۔"

"بہت بہت... شکریہ۔ آج ہی پہل چھڑا دوں گا۔"

"میں نے سمجھا تھا کہ آپ گاہ کی کچھ نشانیاں بھی ماننے آتی ہیں آپ کچھ رہے ہیں نا۔"

"جی نہیں بھائی۔"

"میں آج لوگوں کی بات کر رہی ہوں جنہوں نے آپ کو بڑا بڑا تھا۔ وہ یہاں سے معزب کی جانب رہتے ہیں۔ مجھ کو ایک درخت بھی دکھائی دیا ہے۔۔۔ اور ایک شیر جو غالباً میرے پوگا اہل عرب۔۔۔ لیٹ ہوا سرخ رنگ۔"

"میری لیا ہوا سرخ رنگ۔ قیامت نے حیرت سے کہا۔"

"جی ہاں سرخ بیروں کی کیا یاد بھی ہو سکتی ہیں۔"

"تو پھر میں تلاش کروں۔"

"ابھی نہیں۔ پہلے پہل کی سکونت ترک کیجئے۔ تاکہ وہ دوبارہ آپ پر ہاتھ ڈال نہ سکیں۔ بہت بہتر۔"

"اور یہاں ان کا تصور تک نہیں پہنچ سکے گا۔" دھڑکا رخ کیا اور نہ پر سکے۔"

"آپ کا شکر یاد کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔"

"میں کوئی بڑا نیک کام نہیں کر رہی ہوں۔ سراسر فیاض۔۔۔ وہ مسکرا کر ہلی۔"

"نہ اور نہ اسے آپ پر اسان سمجھتی ہوں۔"

"مجھے اس کا بھی ہوش نہیں۔ قیامت نے کہا۔"

"ابھی بات ہے تو پہلے میں آپ کو اپنا نام بتا دوں، تو کچھ روزانی ہندس کہتے ہیں۔ ناں جرن تھی اور آپ عرب۔ وہ بڑے پائے کے ریاضی دان تھے۔"

"ذکارت اور ذانت آپ کو دے دیں گی ہے۔ قیامت اسے تعریفی نظروں سے دیکھتا ہوا ہوا۔"

"پھر وہ کسی جہ کا حساب کرنے میں مشغول ہو گئی تھی۔ تقریباً دیر بعد سراسر کربو۔"

"قیامت صاحب! آپ پہل میں رہنا ترک کر دیں۔۔۔ دوسری بات۔۔۔ یہ دھاریاں اسی تہ پر سے رست سبکیں گی جو ان نامعلوم رنگوں کی طرف سے بتائی گئی ہے۔ تیسری بات ان حالات کا علم کسی سے ہو کر دہنے پائے۔ مناسب یہی ہو گا کہ آپ اپنی اعمال اپنی ملازمت سے بھی رخصت حاصل کر لیں۔"

"بھئی برو تو ہوں۔ چشیاں ہی کڑا دے کے لئے ادھر آیا تھا اور سارا دان کے ٹکڑوں میں شکار کا بھی پروگرام تھا۔ پھر حال ان خصوصی حالات کا علم آپ کے ملوہ اور کسی کو نہیں۔ ظاہر ہے کئی کو کیجئے ہو سکتا ہوں کہ وہی ہی دھاریاں میرے ہم رہی ہو جو دیہ۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر تے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا اور پھر کچھ لکھے تھے۔"

"تقریباً دیر بعد سراسر اٹلے بغیر بڑا جانی۔ معزب کی طرف۔۔۔ مجھ کو ایک درخت بھی ہے۔ شیر کا جھگڑ بھی۔۔۔ لہذا ہی تو تشریف۔۔۔ خدا ونا۔"

"اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ قیامت اسے حیرت سے دیکھتا ہوا تھا۔ سبکس کچھ بولا نہیں۔"

"تقریباً دیر بعد روزانی نے سراسر اٹلے تھا اور اسے خرابا نک آنکھوں سے دیکھنے کی۔ قیامت کا دل بہت زور سے دھڑکا اور بند ہوتا ہوا اس عروس ہونے لگا۔"

"میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتے دوں گی۔ نہت لوں گی ان سبوں سے بالکل نکر نہ کیجئے۔"

میر نہیں سمجھا :

مجھے اپنی دوسری صلاحیتیں کبھی آزمانے کا موقع نصیب نہ گیا ہے :

آپ کو بھی کہیں میں قرا سان ہی کہوں گا :

آپ کی مرضی ۔ تو پھر آپ یہاں رہنے کے لئے کب آسکے ہیں :

ابھی اور اسی وقت :

آپ کے ساتھ اور کون ہے ؟

میر ایک دوست جو شکار والی پارٹی میں شامل تھا :

اس سے آپ کیا کہیں گے :

اے معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ میں کب کہاں چلا گیا :

یہی مناسب ہو گا ۔ مجھ سے تیسرے کو اس کا صلح ہو جائے آپ کے حق میں بہتر نہ ہو گا ۔

تو اسے بھی کب کہہ رہی ہیں :

فیاض اجازت طلب کر کے اٹھ گیا تھا ۔



مسر سلطان کو رھاری دار آدمی کی دندنہ کی خاطر ہوا تھا تو شش درہ تھے

تھے ۔ یہ بات صرف انہی کی ذات سے لئے سائیکریشن کی حد سے باہر نکل جاتی تھی ۔

احمر وہ آدمی پھر پہلے ہی کی طرح پر سکون اور دوسروں کا اجداد ہو گیا تھا جو کہا جاتا

ہو کرتا ۔ لیکن عمران اب اس کی طرف سے غافل نہیں تھا ۔ ایسے انتظامات کرنے تھے

کہ وہ کسی دوسرے کو گزند نہ پہنچ سکے ۔ ویسے اس کی اس بدلتی ہوئی ذہنی کیفیت سے

متعلق چنان بین بھی کئی ماہرین نے کی تھی ۔ لیکن کسی خاص نتیجے پر نہیں پہنچ سکے تھے ۔

عمران نے مسر سلطان کو فون پر اس کے سلسلے میں اطمینان دلانے کی کوشش کی تھی

لیکن وہ اس سے ملاقات پر مصر ہے تھے ۔

میں نے دزد روشن میں اپنی جگہ چھڑی ادا ملا گیا ۔ عمران نے انہیں آگاہ کیا :

دوسری طرف سے کسی حرکت کی آواز آئی ۔ اندھیرے ہی میں ہیں :

یہ کون ہے ؟ مسر سلطان فرمائے ۔

یہی سوال میں کرتے والا تھا ۔ عمران بڑے ادب سے بولا ۔

تم دونوں بیک وقت کی باتیں کر رہے ہو ۔ حرکت کی آواز آئی ۔

یہ کیا پیچہ ہو گیا ہے ۔ مسر سلطان دھماکے ۔

آپ براہ کرم ریسپر رکھ دیجئے ۔ عمران نے کہا میں ڈراما سے بات کر رہا ہوں ۔ شاید

یہ پھل کے درخت والی ہیں :

تم خود جھپٹے ۔ حرکت کی آواز آئی ۔ ساتھ ہی ریسپر رکھنے کی بھی آواز آئی تھی شاہد

مسر سلطان نے عمران کے منور سے پھل کیا تھا ۔

اب تم بھی ریسپر رکھ دو ۔ حرکت کی آواز آئی ۔ تاکہ میں غائبانہ سے بات کر سکوں

بیابان کوئی غائبانہ نہیں ہیں :

تم ریسپر رکھ دو نا ۔ پھر فائل چلائے گی ۔ بڑی دیر سے ڈرائی کر رہی ہوں اس

صرف تھی دو دن کی آواز میں سنا دی جاتی ہیں :

میں تو نہیں رکھوں گا ریسپر :

بڑے لمبے معلوم ہوتے ہو :

اں ہی بات ہے ۔ اچھا تو پھر :

ریسپر رکھ دو نا :

ابھی بات ہے ۔ عمران نے ریسپر رکھ دیا ۔ لیکن فوراً ہی ٹھنکی کی تھی ۔ عمران نے

ریسپر اٹھایا ۔

ہیلو۔

”اسے تو میری ہی ہو۔ وہی آواز آئی۔“

”پہیں اس بار میں خود کو فار جان کی محسوس کر رہا ہوں۔“ حوان نے کہا۔ یہ لوگ لاؤن پر لائنیں بچھانے چلے جا رہے ہیں لیکن کنٹرول کرنے کا سلیقہ نہیں ہے۔

”تو چھاپ میرے کیا کروں؟“

”کچ شاک کر کھینچ لیفٹاز میں طو۔“

”بڑے ذہیل معلوم ہوتے ہو۔“

”خدا کرے تباری فار جان مرا جائیں نیلیفٹاز کیسیجنگ کا تو گید بگاڑ نہیں سکتا۔“

”تم خود مر جاؤ۔“

”اس کے باوجود بھی یہ لوگ اپنے دوستوں کی طویل فاصلہ والی کالیں تبار سے میرے ایک کر کے تبار سے ٹی فون کال پر چلتے رہیں گے۔“

”آخر یہ کیا بچا اس ہے؟“

”بکواس نہیں سننا چاہتیں تو ریسپر رکھ دو اور فار جان سے بروڈ قیامت کائنات کر لیتا۔“

”خدا قارت کرے نہیں۔“

”اس کے بعد سلسلہ منقطع ہو جانے کی آواز آئی تھی۔ کچہ دیر انتظار کر کے حوان نے دوبارہ سر سلطان کے نمبر ڈیال کئے تھے۔ ریسپر کان سے نکلا تو دوسروں کی گفتگو سنانی دہی اور سر سلطان کی ہیلو۔ ہیلو۔ ہو کر رہے تھے۔

”اس نے ریسپر کر ڈیال پر پٹیتے دیا اور اس طرح جھٹ کر سنے لگا جیسے قبر خداوندی کو دنیا کی حرکت متوڑ کر نا چاہتا ہو۔“

”کیا کوئی گڑبڑ ہے باس؟“ عقب سے جرزت کی آواز آئی۔

”کوئی۔“ حوان نے جرت سے کہا۔ ”اسے بھی کچ گڑبڑ ہے۔“

”فون پر کوئی برقی خبر ملی ہے کیا۔“

”وٹے ہو جاؤ۔“ کیوں میرے سر پر سوار ہو۔“

”میلان بہت بدکردار ہے۔“

”اب کیا ہے۔“

”کچہ سے کہہ رہا تھا کہ اب تم اپنے کھانے پیئے کا اور کہیں انتظار کرو۔“

”تو چھ ترے کیا کہا۔“

”میں کیا کہتا باس اسن کر چپ ہو رہا تھا۔“

”کچہ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے؟“

”پھر کس سے کہوں۔“ شادی کے بعد بعد چڑچڑاہو گیا ہے۔“

”ایک اور کرادوں کیا۔“ حوان نے راز دلانا لیتے ہیں پوچھا۔

”جزت کچہ کہتے ہی والا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔“ اس نے برا سامنے بنا کر ریسپر د اٹھایا تھا۔

”دوسری طرف سے ایک انخانی کی آواز آئی تھی۔ جیسی نے اس کا نام لے کر دریافت کیا

”خدا کہ وہ ٹیٹ سے میرے ہے یا نہیں۔“

”حوان جی بول رہا ہے۔“ اس نے کہا۔

”کیوں شامت آئی ہے؟“

”آپا جی کرتی ہے۔ تم اپنا مدعا بیان کرو۔“

”دعا یہ آوی کر زیادہ دیر تک اپنے قبضے میں نہ رکھ سکے۔ وہ اتنا خطرناک

جی ثابت ہو سکتا ہے کہ تمہیں اسے کوئی مار دینی پڑے۔“

”اس تقریب سے گزر چکا ہوں۔“ لیکن میں تم سے گزر نہیں پوچھوں گا تو تم فون پر۔“

”کھن ترے سے گزر چکے ہو۔“

”وہ ایک بابہ مد خطرناک ہو کر پھر بکسن ہو چکا ہے۔“

تقصیب سے بتاؤ: دوسری طرف سے اپنے دلے کا لہجہ پر اشتیاق تھا۔

• مفت میں تہاری مصوات میں اضافہ نہیں کروں گا۔

• آخر چاہئے چٹنا۔

• پانچ لاکھ روپوں میں معاملہ ہو سکتا ہے۔

• کبھی اور کو بر وقت بنانے کی کوسس کرنا میں ابھی طرح عانتا ہوں۔ تم بلکہ سر نہیں

• عزت ادا ہو گی اب ہوتی ہے۔ میں ابھی سوچ رہی ہوں کہ والدہ کو سرسبز ریلوے کے چکر سے

• ملو گ کرنا چاہتا ہوں؟

• کبھی تمہارے باپ کو بھی مجھ پر نصیب ہوتی تھی۔

• چوچھ کر یہ بھی بنا سکتے ہوں۔

• عمران حسن ہیں آ جاؤ۔ ورنہ تمہارے خاندان دلے بھی کھینچا نہیں گئے۔

• وہ تو میری پیداوار کے بعد ہی سے کھینچتے چلے آئے ہیں۔

• تمہیں صحت پر جس حد تک کی حسرت دی جاتی ہے۔ اسے بار بار صحت کو رو دے۔

• پوری عمارت پر سے نوا دی جائے گی اور بیشتر خرقہ تہاری گردن پر چسپاں ہے۔

• سنا تو یہ ہے کہ عمارت کی کس صورت ہوگی؟

• وہ بھی بتا دی جائے گی اگر تم "ڈاگ" ظاہر کرو۔

• آؤ گے ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہو گا۔

• میرا خیال ہے کہ تم اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔

• یہی بات امت کر بھی کہی ہو سکتی ہے۔ لیکن میں نے دو سوال علیحدگی سے کیا تھا

• کیونکہ بے شمار حریف اپنی اپنی گردن پر پس لٹا جاتا تھا اس کے دراب اور ہی چٹنا ہے۔

• دراب ڈوڑکیوں؟

• اسے وہی تو لے جایا جا رہا تھا۔

• دراب ڈاؤز کے سرخوش کارڈز میں دراب ڈوڑکے ملک کو اس سے کوئی

• سرور کا نہیں۔ لیکن اب ہمارا وہ آدمی سرخوش کو درخیز نہیں ہے۔ اس دھمکے کے

• بعد سے اس نے وہ دھمکے دئی تھی۔ اور شاید اس دھمکے کے ذریعہ اس میں ہمتی تھی۔

• ان باتوں کو سمجھ کر معاملے کی بات کرو۔ عمران نے حریف سانس لے کر کہا۔

• جہاں کہا جاتا ہے اسے پتہ چلاؤ۔

• اسے نام بھی تو دے دو۔

• نام بھی بتاؤ جہاں گئے۔ لیکن اس سے پہلے میری ایک بات سمجھ گئے تھے کہ نور۔

• تم چاہے اپنے ساتھ سادہ لباس میں پوری تباہی لے کر آؤ ہو گا وہی جو ہم چاہیں گے۔

• میں ایسی طاقت ہرگز نہیں کروں گا۔

• اور میری کال ٹرپس کرنے کے درجہ بھی تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔

• اس ایکسیسنگ سے کہیں کال ٹرپس پر کتنی سے اعتماد خیال ہے۔

• غیر رقم اسے برتنے میں لاؤ گے۔ تم کا ڈی ڈائیو کرو گے۔ ورنہ اس کا ڈی میں

• تنہا چلاؤ۔

• لیکن اگر میری داپہی نہ ہوگی تو جس جس سے فریادوں کا؟

• تہاری داپہی کی پوری پوری ضمانت دی جائے گی۔

• جلد ہی تمہیں کرپ ملے گا۔

• ابھی ہیں۔ آؤ یہ سب کر تمہیں مطلع کر دیا جائے گا۔

• پانچ لاکھ کی کیا رہی۔

• کیوں بڑا اس کو رہے ہو؟

• مفت تو۔ لیکن یہ جیسے ہے۔

• شاید سچ ہے تہاری سوت ہی اتنی ہے۔

• ات تو چہرہ نہیں ایک پیسہ بھی نہیں صرف کرنا پڑے گا لیکن میری موت کے بعد تم

• ادا دیاؤ گی کہ تم چھاپیں تک نہ دیکھ سکتے۔ وہ جہاں بھی ہے وہیں رہا ہے گا۔

میرے علاوہ اور کئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔ اور اس عمارت کو جب وہ جاسے
میرے آزاد دیا سنت لانا قیسم کے لوگ آباد ہیں پچھلے دنوں یہ انکساکٹ کی عمارت
بھر پڑے تھے۔

جنم میں جاؤ۔ دوسری طرف سے کہاں اور مسئلہ متعلق ہو گا۔

مران ریسورٹر کیل پر رکھ کر ڈا۔ جڑت اب بھی وہیں موجود تھا۔

اگر ہم سے کس عمارت کو اسے گا۔ اس نے تیزانہ پیچہ میں پڑھا

”اسے تو اب تک میں سمجھ رہا تھا۔“

پیش کا سہل ہے اس: وہ مجھے کھانا نہیں دے گا میں کیا کروں گا۔

چوہیں تھنے بعد نہ پیش دے گا اور اس کا کوئی مسئلہ نہ ہو کہ چوہیں تھنے بعد۔

عمارت ہم سے آزادی جلتی تھی۔

چوہیں۔ جڑت ابھیل پڑا۔

مران نے ریسورٹر ٹھایا تھا اور پھر رکھ دیا تھا۔ چتا نہیں کسے فن کرنے کا ارادہ

منہ ہی کر دیا تھا۔

میں نہیں سمجھتا کہ تم کی کہہ رہے ہو اس۔

مجھ میں نہیں۔ بھلاک جاؤ۔ اس نے کہا۔

جڑت کے چپے جانے کے بعد اس نے سر سلطان کے خبر ڈالنے کئے تھے دوسری

طرف سے اور اب جواب ملا تھا۔

لائی کلر ہے۔ وہ ان پر لا رہا ہے۔

مرحمان صاحب کو تمہاری تلاش ہے۔

لیکن شاید یہ تلاش ہی ہے۔ کیونکہ چوہیں تھنے بعد پوری عمارت ہم سے آڑا

دی جاتے گی۔

کیا ایک رہے ہو۔

صحیح عرض کر رہا ہوں۔ ابھی ابھی دھکی بی ہے۔ مران نے کہا کہ در قیاسی
کال کے بارے میں مفصیل دہرائی ہو رہا لا۔ اب دیکھنا ہے کہ رحمان صاحب کیا کر
لیتے ہیں۔

تم نے ان میں میں ڈال دیا ہے۔

مرحمان صاحب نے فرات آئے۔ شاید آخر شب کو پھر اس کی کال آئے گی اور

ہاں وہی رقص نہ تباہی کا کہیں طبیعت میں موجود ہوں۔

لو بیٹے میں کیا کر رہا ہے۔

آپ یہ کیوں مٹا جاتے ہیں کہ وہ میرے ہی باب ہیں۔ دھار پور لاش ان

کے ملنے کے آدی تھے وہ افق کی بھی ہذا کیوں ان کے ملنے کا بن گیا۔

خیر اسے سمجھو۔۔ اس دھکی سے متعلق کیا سوچ رہے ہو۔

آخر بکے والی کال ریسورٹر کے بعد تیار ہا۔

بہت عمن طرہا۔

مران نے مجھ کے تیز ریسورٹر ڈال کر رکھ دیا تھا۔ اس کی آنکھوں سے گہری ٹاش لین

کے آنکھیں پڑتے۔۔ ہاں ایک دھار پور لاش سے مشورہ ہوئی تھی۔ وہ وہ انگ میں

کی لاش تھی۔ پھر وہ وانگ میں کی لاشیں نہیں تھیں۔۔۔ مگر نہیں تھیں تو اسے

وانگ میں کی لاش تسلیم کرنے لگا یہ مقدمہ ہو سکتا تھا۔ اور اس مقامات خانے

کے فرسٹ میکر ٹری کی بیوی دوسرے دھار پور زندہ آدمی کے معاملے میں بھی طوٹ

نظر آئی ہے اور اس حسرت نے یہ خوش ہو چھوڑا تھا کہ وہ وانگ میں کی لاش تھی۔

اب دیکھنا تھا کہ سیرس اس کہیں کا مرکزی کردار تھا یا فرسٹ میکر ٹری کی بیوی تھو بائی

انفرادی طور پر کوئی حرکت کر سکتی تھی۔۔۔ سیرس کے طوٹ ہونے کا یہ مطلب پڑتا کہ پورا

مقامات خاوی کسی خطرناک سلاسل کا بن رہا ہے۔

مران کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کسی کہانیاں۔ پس میں کڑے ہو کر دھکی پڑا۔ کہاں

وہ سفارت خانہ اور کہاں دُراب ڈوڑ... اہلکاروں کی جیسی جیسی آفت کا ہر پار
کرتی تھی کسی حد تک سفارت خانہ سے رابطہ رکھ سکتی تھی کیوں کہ جس ملک کا وہ سفارت خانہ
تھا وہاں بہت اعلیٰ درجے کے سائنسی آلات تیار کئے جاتے تھے۔ اور وہاں سے
آفات ابھرتے کرنے کے سلسلے میں بھی سفارت خانے سے علمی رابطہ رکھ سکتی تھی۔ لیکن
غالب ڈوڑ میں سامپوں کی کھول کا کاربڑ تھا۔

کچھ دیر پہلے کسی نامعلوم آدمی کی فون کال دھکی جی پر گئی تھی اور اس کا مقصد یہ بھی
ہو سکتا تھا کہ سامپوں کے تاجر کو جسے سے بلا تفرقہ دیا جائے اس لئے دھکی دار آدمی کے
بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سرڈنٹس کارڈز کا حوالہ دیا گیا تھا۔ یعنی دُراب ڈوڑ کے معین
کی کال میں کسی کال کوئی لازم کسی سلاز میں حوث ہو گیا تھا۔ اور اب وہ عزم بھی
دوں نہیں تھا۔

بہر حال شروعات دُراب ڈوڑ ہی سے ہونی چاہیے اور اس طرح کہ ہاضمہ کارڈ والی
معلوم ہو اس کام کے لئے کیشن تین تین ہی زیادہ موزوں ثابت ہوتا۔ لیکن اس کا کوئی
پتہ نہ تھا سرورگڑھ کے برقی انڈر مشین سے کچھ ایک غائب ہو گیا تھا۔ تو یہ اب کیا کیا جانے
قریباً آٹھ گھنٹے کی سوچ بچار کے بعد اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہی ہاضمہ
کارڈ والی کرنے والے کا بھی سراغ نہ ملے گا۔

دیہی میڈیکل اپ ناکہ پرنٹ کیا تھا۔ جیسی نیوز سے ملی میں آؤر گیا تھا ایک
ٹیمپلی اور دُراب ڈوڑ کی طرف روانہ ہو گیا۔ خاصی بڑی حد تک حق ہوا لیکن
باقی بھی موجود تھا لیکن پس نظر پڑتا ہی محسوس ہوا تھا۔

پچھلے چار دنوں میں جس کے نام کی غٹن تھی ہوتی تھی۔ اس نے اپنا کارڈ اندر لگا دیا۔
اور حدی ہی۔ بڑا دیا گیا۔ یہ کہ یہ کارڈ پیش پرس کے کسی انچ کے نام کا تھا۔

نفسیت کے کہہ کے بہت مزید تھی۔ بہت ترقی سلمان دانش استعمال کیا
گیا تھا۔ وہ انکھیں چلا چلا کر چنداں طرف دیکھتا رہا۔

تقریباً ایک دن بعد ایک دن آؤی کر کے میں داخل ہوا تھا۔ طران اٹھ گیا۔
تشریف رکھنے جناب! کیسے تکلیف دہاں! اس نے مصافحہ کے بغیر سوال کیا تھا
اور جھپٹ گیا تھا۔ انکھوں سے غائب رہائی ترس جی اور کسی قدر انحصار زدہ ہو گیا تھا۔
طران کیسے اور ساتھ کے درمیان رہی ہوگی۔ چارلی میں ٹائپ کی سب سے کچھ نہیں
اور چند اوصاف۔

کیا حال ہی میں آپ کا کوئی ملازم غائب ہو گیا ہے؟ طران نے سوال کیا ڈاؤ
ترکی طرح جو کچھ تھا اور اسے حور سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ لیکن میں نے زور پٹ نہیں دیا
یہ آپ کا فعل تھا۔ ہماری بات دوسری ہے؟ طران نے کہا۔
میں نہیں سمجھا جناب۔

ہو سکتا ہے آپ کا اپنے نقصان کی پروا نہ ہو۔ لیکن وہ کچھ اور توڑوں کو بھی نقصان
پہنچا چکا ہے۔

تو اس میں کیا قصور ہے؟

میں نے کب کہا ہے؟

میرے جیسے ایسیٹل پریس کا اس طرح تنا۔ میں دل کا مریض ہوں۔ میرے
نے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی ہے۔ آپ پر تو کوئی لازم نہیں آپ خواہ مخواہ
پریشان ہو گئے۔

واہ جناب... دیکھنے والوں نے کیا سمجھا ہو گا!

وہ نہیں اس وقت دردی میں ہیں اور یہی دیشانی پر پیش پریس کھا رہا ہے۔
لفظ پریس میری گزردہ ہے کہیں یہ لفظ کھا چوایا دیکھتا ہوں تو یہ ہے

ایک گولا آؤر مکت میں جا مکتا ہے۔ جاسوسی ناول تک نہیں چھو سکتا۔
مجھے انیس ہے جناب۔ طران نے بے حد نرم ہونے میں کہا۔ اب کچھ کارڈ

بن عبد وادے نام کے بھی چھپرے رکھوں گا :
وہ مجھے جناب ناراض ہونے کی ضرورت نہیں میں نے آپ کو اپنی نظرت سے
آگاہ کیا تھا :

ناراضی کا سوال تو یہیں سے پیدا ہوتا ہے :

جو آپ نے عبد فرز کا تھا :

قطعی نہیں کیا تھا : جن حریت اور اچھا خاصہ حدیسی بولچاہوں :

خوب - خوب - تب تو آپ بہت دلچسپ آدمی ہیں :

آپ کا وہ غلام کتنا چٹا تھا :

ہیں چارہ ہاتھ پیچھے - بھی ہاں چارہ ہاتھ آگے :

مٹھ کے تھامے ہیں اس کا زبردستی تو کیا ہی ہوگا :

یہی نہیں کون روز روز کرتا چہرے - لوگ آتے ہی جاتے رہتے ہیں :

حالانکہ صورت یہ ہونا چاہیے تھا :

جناب - جناب میں نے کب متکروہ کیا ہے تھامے و لوں سے :

یہاں اس نے انجانی نام بتایا تھا : طران نے داؤد کو عزت سے دیکھتے ہوئے دیکھا

مصر فساد :

خوب - طران سے مل کر کھلا : تو وہی معلوم ہوتا ہے اب ذرا اس کا قصہ تو بتائیے :

کیوں ؟ آپ کو تخلیق تو معلوم ہی ہونا چاہیے : وہ تو آپ کی تلاش میں آئے ہیں :

آپ میرا مطلب نہیں سمجھتے وہ انہوں کے ساتھ شکلیں بھی مدتہا رہا ہے : ایک آپ

کا بہرہ ہے :

جو اگر سے - لیکن زندہ اپنے قدموں پر تہلہ کر سکتا ہے اور نہ جسامت میں :

وہ کسے کان کھڑے ہوتے تھے اس نے رازدارانہ لہجے میں آہستہ سے پوچھا کیا

بہت لمبا اور دہکا تھا :

ب - مجھے تو چینی کی کیا ضرورت ہے جب آپ جانتے ہی ہیں - میں نے غیر شری
کا آدمی پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا :

طران طویل سانس سے گرہ لگایا پھر اس نے آہستہ سے پوچھا تھا : کہیں وہ اب بھی

قائمی حالت میں عوم و نہیں ہے :

یہی وہی ہیں کیا : داؤد چونک پڑا -

براہ راست یہ سوال نہیں کرتا چاہیے تھا : طران نے سر چارہ دوسرا ہونے کے لئے بولا

آپ تو ساہو کی کب شمار اقسام سے والہ ہوں گے :

کیوں نہیں بلکہ وقف ہوں ہی چاہیے : کیوں ہی سے ساہو کے چکر میں پڑا

ہوں :

خود ہی بگڑتے ہیں سانپ :

سو تو - کبھی کبھی - ورنہ اب یہ کام تو میرے طرز میں کرتے ہیں :

کبھی کبھی حادثے بھی ہوتے ہوں گے :

کیسے حادثے :

مطلب یہ کہ پڑنے والوں کو سانپ ڈس بھی لینے ہوں گے :

ڈس بار ڈیس تب بھی ان کا کھدیں بگاڑتے :

میں نہیں کیا :

میں سے فیض و رکھ دیتے دیر بہرہ سے نہ ہونے کے باوجود بھی سانپوں کے زہر سے محفوظ

رہتے ہیں :

کمال ہے آخر کس طرح :

میں سے انہیں - بہ بیوقوف بنا دیا ہے سانپ ہی کا نہیں کسی قسم کا زہر ان پر

اثر انداز نہیں ہو سکتا :

سمیت - جہ - دیر تہی بار ایسی کوئی انت سن رہا ہوں :

دراست ہونے کی بجائے ہی۔ ڈیڑھیاں ہوتی رہتی تھیں صفہ رقصہ ای کے
چوٹی میں ایک آپ سے واقف تھا۔ لیکن سہ سبب نہ تھے اسے دیکھنے ہی کہ تھا۔ کیسے
کیسے ضحیت صورت لوگ اس عمارت سے والت ہیں۔
صفحہ اس کے ریاکار پر کچھ نہیں ہوا تھا۔ ہوتا ہی کی خبر کے مشتوں کو بھی ہم نہیں
تھا کہ وہ کون ہے۔

نیروائی بکٹ بکٹان کر عزراں کا قلیہ لکھنے لگا۔ پھر عزراں دیر بعد صفہ سے پرچا
جیسی ہی سے آیا تھا۔
ہاں۔۔۔ عزراں کا نہ تھا اب اس دانی رڈ کی دوسرے پاس تھیں ڈرائیو چھان ہا۔ میا
کے شہر آشوت ہیں جس:

ڑی جیسا کہ دو داشتہ ہے قہری

قداری ہیں مرنی چاہیے۔

ہیں تو با اذات اپنی محراب کا ہم تک بھول جاتا ہوں۔

بہتری ہوں تو یہی ہوتا ہے۔

ایک قسمت کماں۔ صرف اٹھائیس بار بیت کر سکا ہوں۔

چلو یہ ضحیت ہے کہ نقد اور یاد رہتی۔

تم سب لوگ بے حد شگفتہ لوگ ہو۔ میرے ہم سے کسی کو نیز تک پتے نہیں لکھا۔

ہیں اسے ہی ہیں "صعد نے لاچر، اس سے تالوں کو نہیں دی۔

ایک وہ کرکے ہیں مسٹر علی عزراں جس کے سر پر کپ کا پتا نہیں کبھی حق

ہیں تو کبھی ایسا تھا ہے جسے پاگل خانے کے کی نفوں کو ملے کے نکل جاتے ہوں۔ کبھی

پیش آتا کہ ہمارے چاہتے ہیں اس مرض کی دوا لکھتا ہے۔

خود خواہ اپنا سفر کیا ہے "صعد میں کہہ کر ہوا "میاں اپنے کام سے کام رکھ!

نک۔ و۔۔۔ ہاں۔۔۔ میرے پادشاہ مار کر رہا۔

بہار اور جہاں ہے وہیں رہے گا تم سے دو دو ہفتہ کرنے میں کچھ عیش طفت
کراسے۔ طران نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے جسے کہا تھا اور داد کو آنکھ داری تھی۔

یہ کیا پتہ پڑی ہے۔ داؤد جتنا کر دلا۔

آپ ہیں کوشش کی کیوں تک پہلے چلیے۔

کچھ تبارے سونے کی ضرورت نہیں اگر تم واقعی اس کے پیچھے ہو۔

تو یہی نہیں چیک میل کرتا دلچسپ۔

ہیں بہاری کسی بات کا جواب نہیں دے سکتا۔ داؤد نے برا سامنا بنا کر کہا

تھیک انہی وقت عزراں کی گردن میں کوئی ایک سی ٹوکل پڑ گئی تھی اور اس کا سکھاری

لے کر ڈھیلا چنگ تھا۔ اور پھر یہ تو بوجھنے سے بل ہی اسے اس چوکی تھا کہ وہ کسی

ڈارٹ گن سے نکلا ہوا بہوشی کا ٹکڑا تھا۔ وار کر گیا تھا چپا۔



سار جٹ نیمو ایک کھنڈل سا جان تھا۔ اور اس نے توڑ کی بگڑ بھی توڑی

کونڈا رنگ سے شاکر کش جا پ دے دیا تھا اور وہ اس سے طعن تھا۔ غلام دہشت

وہ نے کبھی اس سے جو نہیں آئی تھیں، انہوں نے اسے دوڑو وچپ کے مت ہیں ہیں ہے

وہ تھا۔

سار جٹ نیمو سر سرد سزا نہیں سے آتا تھا اور بلدی اپنے ساتھیوں میں غاص

مقبول ہو کر تھا۔ ڈیڑھیاں تھا اور بے جگر تھی۔ انھیں پھر کے اگلاست کی تعمیل کرتا

تھا اس وقت وہ بھی صفہ کے ساتھ تھا جب صفہ نے طران کو درسا۔ داؤد میں نکل

ہوئے دیکھا تھا۔

"اچھا۔ کوئی ہاتھ بھی ہے۔"
 "جی ہاں۔ کیا چیز ہے؟"
 "تو اس کا یہ مطلب ہے کہ تم مکمل طور پر تیزی کی بجائے سنبھالنے والے ہو۔"
 "کیا بات ہوئی؟"
 "وہ جس آسے ہاتھ ہی تھا رہا ہے؟"
 "اللہ آپ حضرات کا کیا اپنی چڑ ہے؟"
 "کوئی خاص نہیں۔ ہم اسے عزت ہی نہیں کہتے جیسے ہم دوسرے وہ۔"
 "لیکن میں۔۔۔ مجھے میں پتھر کا ٹکڑا نہیں رکھتا۔ بڑے ٹکڑے اواز میں کہا تھا۔"
 "اے۔۔۔ صدمہ تک کر گزری دیکھتا ہمارا لا۔ خاص دیر ہو گئی۔ وہ ابھی تک
 باہر نہیں آتا؟"
 "کن اس کی انت کہ ہے پر۔۔۔"
 "دو بج چا اٹھ گیا تھا۔"
 "کیا ضروری ہے کہ وہ الپ بھی آئے؟"
 "یقیناً کیونکہ اس کا اس حالت سے کوئی حق نہیں؟"
 "اس کے باوجود وہ جتنی دیر رہا ہے وہاں ٹھہر سکتا ہے۔ ہم اس کے سڑ والے سے
 تو واقف نہیں ہیں؟"
 "خواہ گڑا ہو کھٹ نہ کر۔"
 "میں نے اب تک یہی محسوس کیا ہے کہ وہ آٹے کے عمارت میں بھی کابل ہو۔"
 "خود سے دیکھئے صدمہ کے پیچھے میں سڑ میں
 ہے نیچے کچھ نہ لا سکرے ملانے لافا۔ صدمہ بتا رہی کوئی اور بڑا سرد ہوئی
 ہے۔
 "تم تو اس طرح بات کر رہے ہو جیسے اس دن تو اس طرح جانتے ہو۔ موت۔

"جانی دن، یہی آدمی تھا۔"
 "اوہ۔۔۔ تو تم نے چتے کیوں نہیں بتایا۔ میں جا رہا ہوں۔"
 "کہاں۔۔۔ صدمہ کے پیچھے میرا حیرت تھی۔"
 "عزیزت کے اور۔۔۔ اچھے اوقات میں اٹھاؤ کہ مالانے طاق رکھ دیتا ہوں۔"
 "میں حق میں نہ کن ابھی تو اسے ہرگز پہنچے ہیں کہے گا۔"
 "کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو لی نہیں۔"
 "ہاں میں کہہ دیا کہ یہ ہمارے عربی طور میں شامل نہیں ہے۔"
 "انہ میں ایک دین جو اس طرف سے بدگئی واپس آئے ہیں ایک یاد ہوئی۔"
 "یہ گاڑی میں نے سلی، دیکھی ہے۔ تم نہیں سمجھو، اس کا عاقبت دواں کا۔"
 "صدمہ نے کہا تھا اور اسی کوڑ سا مکمل کی حرکت بڑھ کر آتا تھا۔ صدمہ میں وہی ہندو اور۔"
 "قریباً ہندو ملت ہندو کہی کہ ایک گاڑی اور پر آمد ہوئی حتیٰ کہ کھانے کا کھانے
 ہر نے کہیں دو میل گاڑی مکمل کر سب نہ رہی ہو۔ اور واس باور دواں کو مکمل تھا کہ کن
 کی گاڑی کی عمارت ہے وہ وہ ڈو ج دے کے لے اور لاف کا۔ صدمہ سڑے میں
 اس گاڑی کا کار کا نصف صحت میں ہی ہونے میں نہ کہ اسے س کا کن کا کھانے
 بڑا مل میں کرنا چاہئے۔ وہ ٹر سب ملتی ہے۔ تھا۔"
 "میں نے فائنل سے عمارت شروع کیا۔ شری جی بی بی نے کون سے گاڑی کوئی دن
 مدد گاڑی یا گاڑی سے ہر مکمل ہی آباد علاقوں تک و نیو کوس سب میں ہوئی تھی لیکن
 صدمہ وہ آئے کی جڑ تھی کہ میں تو اسے سوٹ تھا اس
 چاہتے ہیں اس سے لاف کا میں نہیں ہو۔ میں میں کو اس کی سڑا میں لاف کا کون
 تو جگہ دیکھا کو کا دوسری جگہ میں سنا تھا۔ اس مدد گاڑی کی سڑا سے ہے۔ یہ کہیں
 ہو۔ میں نے ابھی وہ کوئی میں اور اب سڑا میں عمارت میں صدمہ دیکھا ہوں سے سب
 میں میں نے لاف کا

و غصہ خیر نے بدگوازی کا پھل دواہ کئے دیکھا۔ کوئی اس سے برا نہ ہوا تھا اور نہ کسی کو اس کا رنج و غم تازہ یاد آیا تھا۔ گوازی کی محبت پر پہنچ گیا تھا۔ خیر کا نہ حیرت سے کہو اور نہ بد ہو گیا۔ کہہ کر اس سے اتنے فاصلے سے علی حلقہ کر پھراں ہوا تھا۔

و دنوں گزرا۔ اب بھی بکس سے فاصلے سے دور رہی تھیں۔ ایک جگہ ایک روز ایک ترک کھڑا تھا۔ شاہد اس میں کوئی حالی واقع ہو گئی تھی۔ جیسے ہی دین اس کے قریب پہنچا وہاں نے ترک پر چھلانگ لگادی۔ دین آگے بڑھ کر ملنے لگی تھی۔ خیر نے حلقہ کو ترک پر دوسرے پہنچے۔ کچھ بدلتی سمیت ترک کی دوسری طرف گرتے دیکھا تھا۔

اس نے مقرر سائیکل کی رفتار کم کی اور ٹھیک اس جگہ جا کر جاں حلقہ کو اٹھا کر ترک کے تیز کام کرنے والوں نے حلقہ کو گھیر لیا۔

کہا۔ "سان سے چلے پٹے" ان میں سے ایک نے کہا۔

حلقہ آٹھ کر لڑا کر اس کے سے انداز میں ہاتھ پا کر بولا۔ "ہیں زمین سے اگا ہے ایک قسطا طرف سے سامان لاؤ گے اور میری طرف سے بائیں سامان ہو۔"

تم کہتے کہاں سے؟ ترک واد دھاڑا۔

اور سو۔ "وہاں سے تو یہی طرف دیکھ کر کہا۔ پہلے پٹلے والوں کا یہ مشر کر تے ہیں یہ لوگ؟"

پہلے۔ ترک دالے نے حیرت سے کہا۔

اور نہیں تو کیا ہوا؟ حجاز سے؟

دوسرے آدمی نے ترک پر دوسرے سامان کی طرف دیکھا اور حلقہ سے بولا۔

چرٹ تو نہیں آئی؟

نہی بھی ہوگی وہی کر تے خود ہی تو کہتے ہوتے ہو مصیبت میں۔

آپ کو کہاں جا رہے مشر میں پیچھا دوں؟ غم نہ کہا!

سمندر کو گھر۔

آپ۔ "جیسے بیٹھ مانے۔"

و تم پر بیٹھا مجھے اچھا نہیں لگتا۔

آپ نے تو چھر سر پر سر ہر جھٹے۔

میں بدل دی تھا۔ تم وہاں لوگوں سے بھی زیادہ چڑھے معلوم ہوتے ہو۔

تو نہ تھے کہہ رہی تھیں دیکھا۔ ترک دالے نے کہا۔

اور سے آدھا تھا۔ حلقہ بائیں جانب ولی دھلان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔

سر پا تم سے پر حلقہ مجھے پتے چلے گئے مسر کو گھر تک۔ "نہیں قریب پہنچتے ہی آجائے حلقہ دشت چرا۔"

پتے غم کہنے۔ "خیر نے ہاتھ پا کر کہا۔ بیٹھ جائیے۔ پہنچے۔"

خیر تم بھی کیا یاد کرو گے۔ حلقہ دشت سائیکل کی طرف بڑھا ہوا بولا اور کیرت پر بیٹھ گیا۔

کیا واقعی سمندر دشت۔ نیو نے پوچھا۔

میں نہیں۔ مجاؤں سے راقا۔ جیوہر کی طرف۔

راتے میں خیر نے پوچھا کہ اس وہاں میں کیا کر دھا۔ حلقہ دانت پر دانت

کو کر تھو۔ جگہ دار راقا۔ لیکن تم کہاں سے آچکے؟

خیر نے ہوا اور دھڑکتے ہوئے کہا۔ صدر کھا تھا کہ وہ پہلی دین میں بیٹھا گیا ہے۔

یہ آئی کی گفتگو تھی تو نہیں پتہ چڑ گیا تھا۔ ساتھ نہیں گئے؟

اس آدمی کا کہا ہوا۔ میں نے تو اسے کبھی سا بیکویشن میں نہیں دیکھا۔

میں کب بول رہا ہوں؟ میں نے نہیں دیکھا میں تو پہلی رات سے ڈاب ہاؤز

کے ایک اندر رہا ہوں میں غم تھا۔ چاہیں کس وقت انہوں نے یہ گفتگو کیس مجھ پر استعمال

کر دلی۔

آپ کو کہاں سے جا رہے تھے؟

۱۔ پائل مری جی اور اسے اللہ تم بھی ہو جاؤ گے ؟
دیکھا جاتے گا۔

۲۔ اب میں تیس سالہ ہی دیکھوں گا ۔ شاید کچھ بھی رہنے کروں پتھرول پیپ کے
بڑا پر ایک چائے خانہ ہے ۔ گڑی گھار کس کے عقب میں ہے اور وہیں کھڑی کر دو
نیوٹے ، اس کے کہنے کے مطابق کل سا تھا ۔ گاڑی سے اتر کر خان چائے خانے سے مد
اوروازے کی طرف آیا ۔ یہ ساتھ ساتھ دو بارہ داخل ہوئے اور خان نے گھڑی کے قریب
دی سر عقب کی ، دونوں گھر کی طرف رخ کیسے بیٹھ گئے ۔
۳۔ میں اس دن کی دہس پر پھر رہی تھی ۔ خان نے میرے کہا : اسے ابھی لڑ چکے
چکے ہو ۔
۴۔ میرے بچہ باو ہیں ۔

خان نے میرے یاد کافی مل لیکن میری جیب تو خالی ہے ۔ یہیں پر چھاپا ہے
بھرتے

۵۔ خیر ، ایک شکل والا آدمی ابھین میں ڈالے ہوئے ہے ۔ پانپیس اس پر کیا گزری ہو ۔
۶۔ اس دن میں پر میں سے کچھ صفحہ لیا گیا ہے ۔
۷۔ مگر کوڑا بڑا دھکم پٹھن جانتے دے اسے کیا کرنا ہے ۔
۸۔ اظہر آپ کو کہاں ملے جاوے تھے ۔ با ۔
۹۔ شاید سوا گڑھ ۔

۱۰۔ بھرتے ، اس طلب کی کسی اور خان کی داس کے مطابق اور بھی کرنا کر دی تھی ۔
۱۱۔ ہو سکتا ہے کہ یہی جیبیں تم کے پیڑی آئے جانا پڑے ۔ اس نے کہا تھا
آپ کو اس بلین سے دین کی ادھی کا ۔

۱۲۔ جی بھرو ۔ میں ان کے اس سلیطہ کا اہم ترین آدمی ہوں ۔
۱۳۔ خان کا قبل غلط نہیں تھا دو تین ہی گھنٹہ سے ہوں گے یہ بدل پڑا ۔ وہ دہی دی

۱۔ یہ شہر کی چاندنی ؟

۲۔ خان نے اٹھ گیا ۔ دونوں تیزی سے جانے خانے کے عقب میں آئے تھے اور خان بولا
تھا : اب تم میری بیٹھو گے ۔

۳۔ اس نے گاڑی اشارت کی : ساجنت نیو پھل کر کیر پر بیٹھ گیا ۔

۴۔ کیا ریوڑ روڑ ہے ۔ خان نے گاڑی کو سرنگ پڑا دئے ہوئے چھپ اور جو ب اشبات
نہیں کر رہا ۔ کون ہے او ۔ میں چھپ بیٹھ رہتا ۔
۵۔ ہائیں اٹھ سے بیٹھ بیٹھانے ہوئے ، اپنے سے ریوڑ لیا تھا اور پھر روٹ ٹیکل کی فدا
تبدیل کے زخمی رہی تھی ۔

۶۔ ذرا پی در پیہ دین نظر آئے گی

۷۔ اب ذرا ہیشیاری سے بیٹھا ۔ خان بولا ساتھ ہی دو ۔ اب میں جھکا جلا گیا تھا
چھ ناز خوا ۔ شاد دین کے کپ بکھلا مارا کیا گیا تھا ۔ ہانڈو کے کے ساتھ چٹنا اور
۸۔ ایک کپ میں آتی ملی تھی ۔ پہلے تو ایسا لگتا تھا جیسے آٹھ ہی ہائے گی لیکن پھر اسے بڑی
چاندنی سے سمجھا لیا گیا تھا ۔

۹۔ موزائیک آٹھ کپ کی بل تھی ۔ بھرو دھیں کپ کی مڑی تھی اور ایک لپا پھریا تھا ۔
۱۰۔ انہوں کی وہی زور سائیل سے صرف ایک گڑے کا ٹیلا پر پڑتی تھی
۱۱۔ بھرتے گئے ۔ خیر دیکھا کر دلا ۔

۱۲۔ موزائیک دین سے بہت دور مل گئی تھی ۔

۱۳۔ اب تو رنج میں بیٹھیں ہیں ۔ خیر تھری سانس نے کرک
۱۴۔ معن رہو ۔ میں کافی سے دور کھینے نے نازنگ کی گئی تھی ۔ یہاں اس ملتی ہوئی
۱۵۔ حرکت کے کاندے زیادہ بھڑا نہیں کر رہی تھے ۔

۱۶۔ اور قریب بھی نہیں آئے دیں گے ۔ خیر دلا ۔

۱۷۔ تم آج رات ۔ اور یہیں ٹھہرو ۔ خان نے کہا ۔ میں دیکھوں گا ۔

• ٹوگوشی کی اجازت پرگز نہیں دوں گا •

• تم مجھے اجازت دو گے •

• سہری .. مجھے شرع کہتا ہے کہ جیسے تھا •

• اسی پر عوامی طاری ہو گئی ہے خیرات • — • عوام نے ٹوگوشی کو کہہ دی •

• وہ لوگ شہک ہی کہتے ہیں • خیرات پر ابرو •

• کہہ دیتے ہیں •

• یہی کہ آپ کر کیہ ہیں •

• طران نے کچھ کہے ہیں مگر سائیکل پیر دی کی طرف مڑی تھی •

• اس پر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے دین ہی پر چڑھا ہے گا • لیکن نہ تو برننگ سے

فائرنگ ہوئی اور نہ اس کے آس پاس کوئی دکھائی ہی دیا •

• وہ دیکھ سے آئے نکل گیا اور پھر گاڑی مڑی • دور دراز تک کسی کا سامنے نہ دیا

کے قریب پہنچ کر کچھ بھی دیکھا • خالی بیٹھ تھا •

• ایک بڑا سا سفید گنا اپنے اٹھے بچوں میں برننگ دانتے کھلی بیٹھ رہی • راف

• اس آدمی کا کہیں پتا نہ تھا جس کے لئے طران نے سب کی دوا کی تھی • پیر وہ مگر سائیکل

• اسی سمت بیٹھ چلا گیا • عوام غریب کر چھوڑا تھا •

• کیا ہوا • • خیرات نے کچھ بچہ کر چھوڑا •

• کچھ سی نہیں اچھے بھائی کر چھوڑ گیا ہے • خود نکل گیا •

• میں نہیں گیا • آپ کیا کر رہے ہیں •

• طران کچھ کہے ہی والا تھا کہ ایک زوردار دھمکے سے زمین پر گئی • دین کے گوشے

چھوڑے دھوئیں کے بادل سے نکل کر صف میں بیٹھ کر رہے تھے •

• یہ کر • • طران نے کہا تھا • خیرات چھلا لگا • مگر کہیں یہ بیٹھ گیا تھا •

• مگر سائیکل پیر دی کے نکلنے چلی گئی تھی •

• وہ پیر دی جیسے خانے کی طرف بیٹھتے جہاں سے روانگی ہوئی تھی •

• تروہ نظر نہ کی • وہی نکل گیا • • یہ نے پوچھا تھا •

• اسی طرح جیسے ہاتھ سے پھیل پھیل جاتی ہے •

• آپ نے بہت بڑا رسک لیا تھا •

• طران کچھ نہ بولا •

• آخر کی سب کس طرح چڑھ دوڑے تھے • کیا کرتے •

• یاد دہانی کی غرض سے بولا •

• چاہئے خانے کے سامنے ہی اس بار مگر سائیکل روکی تھی • لیکن باہر ہی کھڑے

رہے تھے •

• کان بڑا تاجوں • خیرات کی طرف دیکھ کر بولا •

• کیا مطلب •

• آپ کے بارے میں جو کچھ میں سوچ رہا ہوں سب داپہ • اور اس کے علاوہ

میں کیا بتاؤں •

• نہیں ضرور بتاؤں •

• لوگوں نے کوادراہ مجھے چڑھا رکھا تھا • لیکن میں کتا ہے وقت ہوں • آپ کے

تو سنا ہے مسلم ہوا •

• تباہی کوئی بات میرے ہے نہیں چڑھی •

• میں ذرا پیسے آپ نے گاڑی کے پیچھے پر گاڑ کیا تھا کہ اگر میں تو مس لا تو رہی

ہیں کر سکتا •

• کیا رکھا تھا میں • سرکس والے اس سے بہتر مظاہرہ کر جاتے ہیں •

• اور پھر چڑھ دوڑے دینا ہے •

• میں رخصت کرو • ہاں وہ وہیں بہت چھٹی گئی ہے •

”گنگ، گنگ۔“

جریا نافر دھاڑ۔“

”ذائقہ۔“

”ہائیں۔۔۔۔۔ اسنے جی سے جھٹکے میں جھابیائی حس برصفت ہو گئی۔“

”یو کچھ نہ بولا اس کے چہرے پر غصت کے آثار تھے۔“

”اچھا سنو۔ اب تم جاؤ۔“ ریالہ میرے پاس ہی رہنے دو بارہ راتوں

اور دسے دو۔“

”آپ پوری چٹی رکھینے۔“

”ہاں اور جی اچھا ہو گا۔ پس میں کتنی رقم ہو گی۔“

”ٹھانڈے سے تین سو روپے لگے۔“

”سو روپہ جی دے دو۔“

”سب رکھینے۔“

”ہائیں صرف سو روپہ۔“

”لیکن آپ کے پاس گاڑی بھی نہیں ہے۔ واپسی کا کیا ہو گا؟“

”میں نے لکھتے لے لوں گا۔“

”آپ کی مرضی۔“

”خیر ضروری پر بعد شہری طرف روانہ ہو گیا تھا۔“

”مرزا وہی تھیں۔“

دھماکہ بیاں بھی سنائی گئی تھی اس لئے آس پاس منشی پھیل گئی تھی۔ ”مرزا چائے خانے میں آئی تھیں۔ اس کا اندازہ تھا کہ وہیں سے فرار ہونے والا پٹرول پمپ کی طرف صوبہ آئے گا۔ حادثے کی جگہ کے آس پاس لکھتے لینے کی کوشش نہیں کر سکا کہ پہنچا اس نے چائے خانے جی میں ہمیشہ زیادہ مناسب سمجھا۔ اس بل کالی کے ساتھ اس نے

کے سینڈویچ جی منگوائے تھے۔

میر جی وہی محتجب کی تھی جہاں سے سڑک پر نظر رکھ سکتا، اسی دوران میں کچھ اور لوگ بھی دواں آئے تھے۔ اور انہوں نے کچھ دیر قبل دلوں دھماکے سے متعلق اور کچھ آوازوں جی کھٹ کھٹوڑا کر دی تھی شاید وہ ہمارے حادثے کے قریب سے گزر کر آئے تھے۔ ان کی باتوں سے یہی معلوم ہو رہا تھا۔

لوگ ابھی بنگلوں سے اٹھ کر ان کے گرد اکٹھا ہونے لگے، عمران کا نہ ٹھنڈا عجیب سی بات ہوئی، ہندوہ بھی ایک ہاتھ میں سینڈویچ اور دوسرے میں کالی کی پیالی لے چکے تھے ان میں شامل ہو گیا۔

”کول گاڑی تھی۔“ دھماکے سے جھٹکتی، ”ایک آدمی کہہ رہا تھا، مگر غنیمت یہی ہے کہ سڑک پر نہیں تھی، میدان میں تھی۔“ چہرہ جی گاڑی کے ٹکڑے سڑک پر بھی بکھرے ہوئے ہیں۔ ”کچھ بتا نہیں کہتے آدمی مرے۔“

”خیر گاڑی میں دھماکہ کیسے ہوا؟“ کسی نے پوچھا، لیکن بتائے والا اس کا کوئی جواب دے سکے۔

”اچھا کہ کوئی قسمت کسی چیز عمران کی کر رہی تھیں۔“ اُس نے بڑی استعاب سے گڑبڑ سے کی برنگز نہ سوچنا۔ ”رہا اور کی ناں جو کمرے سے نکلے ہوئی تھی صفائی کی گریلوں نہ لگتی۔“ اور اگر وہ گریلوں لگتی تو عمران کا رہا اور کسب خانہ کوشش دہتا پھر گر جاتا تو ہوتی نہیں کہ صرف متعلقہ اشیا ہی تک محدود رہ جاتیں۔“

کے مکس بھی ہوں گے۔

• کیا تم آئے نکلا نہیں سکتے۔

• کیوں کر اداوں؟

• وہ ہر تیار ہو جائیں گے۔ اور میں خود کو آؤ کا پٹھا عرس کرنے پر مجبور ہوں گا۔

• میں تو مجھ سے نہیں بڑا بھتا۔ اسوں۔ عرس نے برست کیا۔

• اس وقت مذاق کے موڑ میں نہیں ہوں۔

• کون چرچا رہا ہے جانیں گے؟

• وہ بھی نہیں ملے میرے ساتھ فریڈا کیسے۔

• میں کہہ گیا۔ غالباً تم سفدت حاذر والوں کی بات کر رہے ہو۔

• لیکن وہ مزہ کہہ کر میرا کانٹا اٹھانے لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد رولا۔ تم ہر حال میں

اپنی ٹانگہ کیوں ڈالنا چاہو۔

• اٹھنے کی اس طرح عادی ہو گئی ہے کہ ناسی ہی نہیں۔

• آس آوی کہ دہلی کر دو۔ نہ مافی نیست دہلیوں کا۔

• کس سے تھران نے سوال کیا۔

• فضولی باتوں میں مت پڑو۔

• وہ آوی نہیں کس کا بھڑی ہے۔ تم لوگوں نے اس کے ساتھ ایک غیر قانونی رکت کی ہے۔

• ایک ہی رت اخیر حجر۔ جس سے سلی دنیا کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

• آٹکے دلاب آؤ کیوں لے جا رہا ہے اچھا۔

• سب کچھ آسودہ کر کیے پرواؤدے۔

• یعنی آسے اسٹیک بائٹ پرافت بنانا چاہتے تھے۔

• ہاں۔ یہی مقصد تھا۔

• کیا وہ اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آ سکتا۔

• نامکون ہے۔

• لیکن یہ تو اسے یاد آ رہی سکتا ہے گا کہ وہ سوڑا ہوا کارب نہیں تاج صفاں ہے۔

• یہ بھی نامکون ہے۔ وہ بہت کے لئے اپنی شخصیت کھو چکا ہے۔

• تہہ تر میں نہیں نہیں کس سکتا تھا۔

• مجھ سے الجھ کر کہو۔ یہیں نہ بار ایتھ بن جائے گا۔ اس وقت ٹرنب میرے

ہاتھ میں ہے جیتے۔

• تم کیا کرو گے؟

• یہی حال کر منہ سے بچے رنگہ دوں گا اور ان لوگوں سے کہوں گا کہ تباہی گردانی

کے سلسلے میں میری مدد کریں۔ شناساقت کا حق تو سوجھو بھی ہے جیب میں؟

• یہ بات تو ہے۔ عورت اعزّت میں سرخا ہوا ہوا۔

• میں تو میرا حایت اسی میں ہے کہ یہاں سے اٹھ کر میرے ساتھ ہو۔

• کہاں؟

• جہاں میں ملے جاؤں۔

• اور اگر میں وہ آوی تیار سے حوالے کروں تو تم کتنے ملے گی۔

• تم خود ہی اپنا مطالبہ پیش کرو۔

• تم لوگوں میں دھکے۔

• زیادہ عری بہ کی ضرورت نہیں۔ لہذا آوی آتے ٹھوکر مارا ہوا۔

• میں تو مجھ پر ہمت غم کج ہے۔

• بڑی لذت دے کر اداوں گا۔

• کتنے بار مار چکے ہو۔ اس نے اس کا بھی عادی ہو گیا ہوں۔

• تم باز نہیں آؤ گے۔

• باز آنا ہر کا تو سرے سے چہا ہی نہ ہوتا۔

’اجی بات ہے تو میں ہی کروں گا براجمی کہہ چکا ہوں۔
 ’بیٹا جے ان لوگوں کی مدد سے پڑو گے۔
 ’پڑ چکا ہوں اب تم میرے بچے سے پہن کل سکتے۔
 ’اور اصل وہ آدمی مرچکا ہے۔ غران نے ہوسانہ لٹا دیا کہا ’اے مجھ راٹو
 مارو می پڑی گئی۔‘

’کیوں۔؟‘ لہا آدمی آئے فہم آورو خطوں سے گھورتا ہوا رلا تم نے ایسا کیوں
 کیا وہ ایک بے مزد آدمی تھا صرف حکامات کی تعمیل کرتا تھا۔
 ’کرتا تو تھا کتین برسوں کی بات ہے: اچانک سوتے سوتے جاگا اور جڑی
 لھیا تک آواز بن نکالنے لگا۔ پھر اُس نے میرے ایک آدمی کی گردن توڑ دی
 وہ جہاں تھا وہیں مر گیا۔ پھر اُس نے دہرا رہ توڑ دیا تھا۔ ایک دیوار
 ٹوٹی تھی۔‘

’اور تم نے اسے گولی مار دی۔ لہا آدمی جاڑ کھائے دلے بیچے میں بولا تھا۔‘

’میں نے نہیں اسی کے سامنے جس کی گردن اس نے توڑ دی تھی۔‘

’اس کی کون کہاں ہے؟‘

’وہ کراڈی گئی شہر صاب۔‘

’تھہرے اس جڑم کو جس نے جس فٹ کا جاکے گا‘

’اگر آئے کوئی نہ رہی حالتی تو تیار ہو۔ ایک کو بھی ’دھو نہ چھوڑتا۔ طاقت میں
 کون اُس کی ہسبری کر سکتا۔‘

’اس سے پہلے وہ سوتا رہا تھا۔‘

’اے۔‘ غران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ’رہنوش دی‘

’غریب میں آئے کسی نے آئے سیش دیا چرگا۔‘

’انتا خراب ہوا رہا تھا۔ غراں اُٹھ پڑا۔‘

’برا عجیب و غریب تجربہ تھا۔ جیتے۔‘

’آخر کوں اس کا مصرت کیا تھا۔‘

’میں یہ سب نہیں جانتا۔ دونوں لائش میں وہاں لٹی چائیں۔‘

’جیر۔ اس پرزور کی جاک ہے۔ میں سعادت خٹکے کا کیا کر رہے۔‘

’یہ نہیں جیسا بتایا جا سکتا۔‘

’اچھا۔ بدحوالی یہ سب تم نے اپنے ساتھ لے جانے ہی رہے جیسے جڑ
 چھرتا دے یہ کیا حد ہے۔ مہاری تباہی ہوئی بات اس طرح دوسروں تک تو پہنچ
 نہ سکتی گی۔‘

’جے کی شہ ہے کہ میں ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو ہی جاؤں گا میں کون
 باپ رکھنے کے باوجود جمی خرائی ہو۔ ایسا جمی نا دراجو ہو سکتا ہے۔‘

’خواتن سے آنکھ مار کر سکر دیا تھا پھر دونوں کد دوسرے کر لیتے کتوں کی طرح
 ٹھوڑنے لگے تھے۔‘

’گردہ دونوں تائیں نہ میں تو اسے ملک کو مہم بند دیا جاسکے گا۔ لہا آدمی
 یا غرو۔‘

’بیٹھا تو چلی۔ دھول کر۔‘

’کے ورنگ کے ساتھ تھیں پھر ڈراہن کو دونوں لائشیں وہاں باور میں بیٹھا
 دی جہاں۔ ایسے یہ جگن کو کہ اب داؤد تیار ہے باقر نہیں کھ سکے گا اسے وہاں سے
 ہٹا دیا گیا ہے۔ مذاب لڈز باگل خالی ہے۔‘

’اچھا بھون نے سعادت سداڑہ اڈاڑہ میں سر کر بیٹھ دی۔‘

’اور وہ معقول پرکس میں نہیں جاسکے گا۔ سعادت خٹکے داروں کو یہ بھی معلوم
 ہوتا جاسکتے کہ مے والنگ کا لنگ سے والنگ لیں کے مٹر پر مش منگو کر سوا رہ
 کیا ہے۔‘

• چلو۔ پہلی نظر۔ اور کچھ؟
• صرف کل بارہ بجے دن تک کی بہت دی جاتے تھے۔ بارہ بجے کر ایک منٹ پر
جو کچھ بھی ہوگا اس کی ذمہ داری صرف تم پر ہوگی۔
• اور اگر اس سے پہلے بھی دونوں لاشیں دراب لڑے ہیں پتہ چلے گی۔
• قہارما خبر تہا ہی سے بچے جاتے تھے۔

• ہاتھ کھڑے آگے۔ لیکن دانگ لینے کا بھی میں نہیں چھوڑ سکتا۔
• تیس دن دانگ لینے کے کیا سروکار؟

• تم غصہ صیت سے دانگ لینے ہی پر کیوں غرور کر بیٹھے تھے اگر اس سوال کا
جواب دے سکتے ہو جس میں تباؤں کا کچھ دانگ لینے کے کیا سروکار ہو سکتا ہے۔
• میں نہیں جانتا تھا۔

• سو تم بھی اچھا سوال دہاؤں تو۔

• لیا آدمی کچھ بولا۔ اسی نے بدستور گھر سے جا رہا تھا۔ پھر پولیس کی گاڑیوں کے سرن
سنائی دینے لگے تھے۔ کس قدر دھن دھن لگتی جیسے لگے تھا۔ لیا آدمی چونک کر بولا اچھا
اب تم کچھ دھڑکیاؤں یا کچھ میرے کچھ دو۔۔۔

• یہ تو۔۔۔ عوان نے سعادت سرور انڈیا میں تعمیل کی تھی۔ لیا آدمی آٹھ گیا۔ اس کو
دانا یا کچھ کرکٹ کی بیس میں تھا۔ عوان جانتا تھا کہ ہاتھ کی گرت دھار کے دستے
پر ہوگی اور نالی کا رخ حوض اس کی طرف ہوگا۔

• اس نے طول سانس لے کر لیٹے آدمی سے کہا۔ میں خود بھی نہ چاہوں گا کہ تم
براہ راست پولیس کے ہاتھ لگو۔

• سوال ہی جس پیدا ہوتا ہے۔ تم کھڑے کسے دیکھو۔

• سخت کاہلی محسوس کر رہا ہوں۔ عوان نے مسکرا کر کہا۔ برے تک کو دل نہیں
چاہا رہا۔۔۔

• لیا آدمی ٹھک جاتا تھا۔ عوان نے کھینچوں سے عرق کی حرکت دیکھ رہا تھا۔ لیکن نتائج
وہ پھر دل پیپ کی طرف گیا تھا۔



ہیتو ہاشی۔ عوان کی حرکت کارڈ اپر کر رہی تھی لیکن ساتھ ہی اس پر
بھی نظر کر رہی تھی۔ قہارما نے کہا کہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ خبر
کی نہ تھی وہاں ہونے لگی تھیں۔ ایسی صورت میں قہارما نے جانے کا اندازہ لگا
بینہ مشکل کام نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی اسے یقین نہیں تھا کہ قہارما نے کیا جارہا
ہوگا۔ لارڈ ہارڈل سے اس دھاری دار آدمی کے غائب ہوتے ہی اس کی عزائی
شروع کر دی گئی تھی۔ اور اسے اس کا علم بھی ہو گیا تھا۔ لارڈ ہارڈل نے خاصی غصہ
پر مبنی تھی لیکن اس وقت لارڈ ہارڈل ایک خبرنے ہر احتیاط کو بالائے طاقت رکھ
دینے پر مجبور کر دیا تھا اور وہ گھر سے نکل کر بیٹھ گئی تھی۔ جاکم جاکم ماڈل لارڈ ہارڈل
میں حالت کے سامنے گاڑی روک تھی اس کا سلاخوں دار پھانک بند تھا۔
وہ بے درخت آدمی سلاخوں پر پیر کر بیٹھ گیا۔ اور دوسری طرف
آگنی تھی۔

• لارڈ ہارڈل میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ آگے بڑھ رہی تھی کہ انھیں بے ہی میں پارہ
تک جاتی تھی۔۔۔ یہاں اس نے شاخوں سے لٹکے ہوئے چوبیسے پھسل مانج اور
کھینچوں کا لپکا تھا تھا۔ قہارما کی روشنی میں ایک کبھی منتخب کی تھی اور صدر دروازہ پر
بچے کو قتل کر دیا تھا۔

• اندر داخل ہو کر دروازے کو قفل کئے بغیر پھسل مارنے کی عمدہ دیکھائی میں آئے

جمعیت کیلنگی تھی۔ وہی عمارت کے صرف ایک کمرے میں بکھرے ہوئے رنگے کا جب دوش تھا۔ سنا یہ کہ کسی کی خراب گاد تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا وہ کمرے میں داخل ہوئی اور تھوڑی دیر والا بلب دکھائی دیا۔

ساتھ سے بری پر ایک آدمی چلے گا۔ سنا یہ کہ کچھ بڑی دوش سے چلے گا۔ ہونگے 'وانگ' ہیں۔ ستر لاسی سے آئے آواز کی اور وہ بکھلا کر آگے بیٹھا۔

نت - تم - وہ بکھلا کر لگے۔

۱۰ - میں - ہم جلد سے پوری طرح حاضر ہیں آج ایک بہت بڑی خبر ہے۔

ب - بڑی خبر۔

۱۰ - ہاں۔ ہاں۔ اچھی بات ہے۔ پھر میں سوچا ہے کہ نئے حالات سے کت کیا کرنا چاہئے۔

۱۰ - میں پوری طرح پریشان ہوں۔ یہ نہیں۔ چلے ہیں انہماں تر کروں۔ کیا بتا رہے تھے بھی گلاس سائے؟

۱۰ - ضرور ضرور۔ کچھ ہیں۔

وہ تھوڑے کرپ بورڈ کے قریب بیٹھا تھا۔ اور ایک بڑی نکلی تھی سڑکے کانٹاں کا لاف و گلاس تیار کر کے ستر لاسی کے پاس بیٹھا۔

۱۰ - وہ اس کی طرف گلاس بٹھاتا ہوا ہوا۔

۱۰ - چلے تم اپنے حواس بحال کر لو۔

۱۰ - میں خود پس ہوں۔ تم مطمئن رہو۔ اس نے ایک گھنٹہ سے کرکٹ وانگ لیٹن نے بھی دو تین گھنٹہ سے تھے اور درگاہا۔ اب تو کیا بات ہے۔

۱۰ - ٹھیکہ دے رہے تھے ہاں۔ ایک لاکھ سے حاصل کرنے میں

۱۰ - نہیں۔ وانگ لیٹن پہلے پڑا۔

۱۰ - ہاں۔ اور میں دھمکی دی تھی کہ اگر اسے تھوڑی لاش سیر کرنے کی کوشش

کی تھی تو تھوڑی دیر میں ہی اس کے حلق پرش اور ہانگ لاکھ سے حاصل کرنے ہوئے پرش کے ساتھ پرش کو دے دیا جائے گی۔

۱۰ - تم سب بڑا ہوا ڈرنگ۔

ہست - تم سے کسی بھی کچھ زیادہ اگر رنگ ہی کو اس کی ہر بھی لگ تھی تو یہ سب غصہ میں بڑھ جائے۔

۱۰ - دریاں سے کل ۱۰ پانچ۔

۱۰ - یہ خبر ہے کہ تھوڑی دیر میں کلنگ لیا جائے۔

وہ تحقیق سے پتہ چلے گا۔ وہ تو اصرار کر رہے تھے۔

۱۰ - اصرار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسیت پر لیں گے ہانگ لگ جائے گی۔

۱۰ - بچے جلدی کر رہے ہیں۔ وہ تیری سے کہہ کر ڈکی طرف ہڑا۔

۱۰ - ہیں اب اس کی ضرورت میں۔ دروازے کی کھینچ آواز آئی اور وہ دوڑ کر پہلے چلے۔

۱۰ - ستر لاسی کو حوروں کے ہیں ہوا اور بھی چلی نکلیں گے۔ اس حوالہ کے پیرول

وہ کچھ لگی ہوئی تھی کہ اس میں سے۔ ستر لاسی کے پاس ہوں۔

۱۰ - وانگ لیٹن بہت بنا کھڑا ہوا۔

۱۰ - بچے ستر لاسی سے بہت قریب تھے۔ ستر لاسی سے جا رہے ہیں۔ ستر لاسی سے جا رہے ہیں۔

۱۰ - ستر لاسی سے جا رہے ہیں۔ وانگ لیٹن سے کس کر ستر لاسی کے جا رہے ہیں۔

۱۰ - ستر لاسی سے جا رہے ہیں۔ وانگ لیٹن سے کس کر ستر لاسی کے جا رہے ہیں۔

۱۰ - ستر لاسی سے جا رہے ہیں۔ وانگ لیٹن سے کس کر ستر لاسی کے جا رہے ہیں۔

۱۰ - ستر لاسی سے جا رہے ہیں۔ وانگ لیٹن سے کس کر ستر لاسی کے جا رہے ہیں۔

۱۰ - ستر لاسی سے جا رہے ہیں۔ وانگ لیٹن سے کس کر ستر لاسی کے جا رہے ہیں۔

• نہیں۔ مجھے بھی ذرا مار ڈال۔ وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔

• آف۔ ڈے۔ اس قدر چاٹتی تھیں آتے۔ اور دیکھو! میں کیا براہوں تھری
پایا یہ راج کو کچھ پیسے آدمی کی ضرورت ہے۔ سدا پندر آدمی، ہمیشہ گلاب کی حسرت
کھلا چتا ہوں۔
• بھواس پندر۔

• سنگ ہی ہتھول بیسب ہیں ڈال کر کپ پر ڈی کی طرف بڑھا، ہل اٹھا کر ہنوں سے
نالی مار کھٹ سے روہ! مجھے تپند نہیں کرو گی آج تک کسی عورت نے تپند نہیں
کیا۔ اس نے پھر وہ ہیں کھٹ نہ ہتھولے۔

• سراسی سرور دسی کڑی رہی سنگ لے کہا، کیا میں نہیں دیکھوں کہ تم کسی بچکاست
کے بغیر خود کو میرے واسطے کرو گی
• کیا تو بالکل درندہ ہے۔ تجھے ذرا سا بھی احساس نہیں کہ تو نے ابھی کیا کیا ہے۔
وہ وٹ کی طرف ہاتھ اٹھا کر بچتی۔

• ہٹا ہرا من ہی دیکھ کر سوچا میں آتا ہوں غلی گھری تم کیسی آڑشٹ ہو
میری جان۔

• ران پندر۔ درندہ ہیں مار ڈالوں گی۔

• آف۔ مار ڈال۔ سنگ نے دونوں ہاتھ پیچ کر سرسکری لی وہ پہلو ہنٹ دانوں
میں دبا تے آتے گھوری رہی۔

• آف آہوا۔ وہ پھر رولا۔ دونوں ہاتھ اب بھی پیچھے ہرستے تھے۔ ایک میں
بڑی مٹی۔

• میرا دھنکی کا ہتھکاڑے سے ٹپے ہوتے تھیلے میں رہ گیا تھا۔ اور پھر باہر آیا تو اس
میں اٹھنے وہ پاؤں کا ہتھول تھا۔

• سنگ نے اسے دیکھا لیکن اس کی ہڈیوں میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی

• اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتا۔ ذیل۔

• آٹھے کی بھرا، اب میں اپنی جیب سے ہسٹول میں کان سکنا، دانتے ہاتھ میں برتن
خوار۔ یا ان ہاتھ کھول کر پتی جیب میں پس جا سکتا۔
• میں جیبیں مار کھول لی۔

• اس سے پہلے ایک بات سن لی۔ وہ لوگ جھانپ رہی عزائی کرتے رہے جس جھول سے
اس وٹ کی کو ایک میں کی وٹیں تھیں کیا تھا۔ وہ آدمی اس وقت بھی تھا رات گلاب کھٹ
ہوئے بیان آئے ہیں اور ہر موجود ہیں، غار کی آواز انہیں اندر کش آئے ہر موجود کر گئے۔
دھم دھم میں کی وٹیں سمیت ان کے پیچھے میں جاؤ گی۔

• میرا دھنکی کی آنکھوں میں نگر دیکھنے کے ہمار دکھائی دیئے تھے اور سنگ کہتا رہا وہ لوگ
مجھے نہیں دیکھ سکے۔ میرا ہی طرح تل ہی جاؤں گا۔

• میں تپیں زوہ نہیں چھڑوں گی کوہ کچھ بھی ہو جائے۔
• لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہ زوہ دجو اٹھیر کی طرف سے قبائے کے موت کی سزا جو بڑ
ہو گیا ہے۔ میں ہی ابھی تک بچاتے ہوئے تھا۔

• وہ کس طرح۔

• کھٹ تھری حاکم کی کہ وہ سے دوسرا زوہ آدمی ان لوگوں کے ہاتھ لگ گیا۔ جس
طرح سردار گروہ سے وہاں گیا تھا، اسی طرح دراب اب ڈوڑ میں پہنچا یا جا سکتا تھا۔۔۔ تم نے وہاں کد
کھول اٹھیا دیکھا تھا۔

• اگر میں بات حق تو براہ راست دراب اب ڈوڑ میں کہیں نہیں پہنچا دیا گیا تھا مجھے کیوں
دراب میں وہاں گیا۔

• تم آسے دھوڑ کی وٹیں میں دراب اب ڈوڑ پہنچا سکتی ہیں۔ ایڑے سنگھ کے لئے یہ کام ممکن
ہو گا۔

• اور میں نے ایڑے سنگھ کو بہت زیادہ غصہ دیکھ کر اسے بیروں کر دیا تھا اور پھر سیک

کیا وہ دونوں اب بھی وہی موجود ہیں؟

جی ہاں! انہی اسی عمارت کے کیا ہے۔

حکارت کا میرا بتا رہا ہے یا نہیں؟

جی نہیں: لیکن ان خبر بتا رہا ہے۔ میری ہی کی بلند پر میرے نے کیسے پہنچ سے پتا

معلوم کر لیا ہے۔ شارع اور رنگ زیب کی پانچویں عمارت ہے۔

عمارت کا فون نمبر ناؤ؟

عران نے کہا۔ فون پر معلوم کر لینے کے بعد اس نے

ایک زبرد کی کال ڈس کلکٹ کر کے وہی نمبر ڈائل کئے تھے۔ دوسری طرف کھنسی ہتی رہی

حق۔ اور پھر کچھ دیر بعد کچھ ایسی آواز میں دوسری طرف سے ہیلو سنائی دی تھی جیسے بولے

والے نے غائب سے بہادر پر کر دیا پھر اٹھا یا چ۔

صد کار کی کہ جو ہر دکھانے کی ضرورت نہیں۔ عران جتنا کر بولا۔ تم وہ فون وہاں

کیا کر رہے ہو؟

اؤہ۔ تو بتاؤ آپ تک پہنچ چکا ہے۔ اس بار صدیقی اپنی اصلی آواز میں بول

رہا تھا۔

وہ کون ہے؟

مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے جس کی تقریر میں ہاٹش کے سفارت خانے کی طرف سے

شارع کو آئی تھی حق۔

ویری گڈ۔ یہ کام ہوا ہے۔

میتا ڈیٹ کی گاڑی اب بھی باہر موجود ہے: لیکن وہ خود غائب ہو گئی ہے؟

کہا تم عین کے ساتھ کہ مجھے ہو کہ تیار تھا غائب نہیں کیا گیا تھا۔

میں ایسی بات یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی طرف توجہ ہو رہی

ہو رہی تھی۔

شک ہے۔ وہی مشہور۔ اور میری دوسری کال کے منتظر ہو۔

سلسلہ منقطع کر کے عران نے ٹکڑی پر غلط ڈالی۔ ایک بلکر دس منٹ پہلے تھے۔

اس نے رحمان صاحب کی خواجگاہ والے فون کے نمبر ڈائل کئے تھے۔ تقریبی دیر بعد

رحمان صاحب کی آواز سنائی دی۔

میں عران میں ڈونج۔

کیا بات ہے۔

وانگ لین کی کال ڈال ڈالوں کی ایک حکارت میں پڑی ہوئی ہے۔

وہی جو قبر پر گاہ سے غائب ہو گئی تھی۔ رحمان صاحب نے پوچھا۔

جی نہیں۔ اصل والی۔ اس پر دھاریاں نہیں ہیں۔

تم کہاں ہو؟

اپنے ٹیبلٹ میں۔ ساتھ لگا رہے میتا ڈیٹ کی ٹکڑی کو نہ دے مترواٹی

فانٹاب کرنے کو اس نے عمارت تک پہنچے تھے میتا ڈیٹ کی اندر چلی گئی تھی، پھر

انہوں نے تازہ کی آواز سن لی جو اندر سے آئی تھی۔ اندر پہنچے تو میتا ڈیٹ کی غائب تھی اور

وہ لاش ملی۔

مجھے کون فون کیا ہے۔ سر سلطان کا حکم جانے۔

یکسیس آپ کے ٹکے سے آئے کے ٹکے میں پہنچے گا۔

آپ کا سٹور ہے۔ رحمان صاحب نے نئے لپچہ میں سوال کیا۔

شارع اور رنگ زیب کی پانچویں عمارت۔ ڈال ڈالوں۔ کہہ کر عران نے

سلسلہ منقطع کر دیا۔ لیکن وہی کھنسی بھی تھی۔

اس نے راجہ اور اٹھایا۔ رحمان صاحب ہی کی آواز آئی تھی۔ تم جوش میں

ہو یا نہیں۔

اس سے زیادہ کچھ عرض نہیں کر سکتا ڈیٹ کی۔

دھارہ لاش قبر پر گاہ سے کہاں پہنچائی گئی ہے؟

میں نہیں جانتا! میں نے بھی سنا تھا کہ چانک غائب ہو گئی لیکن کیسے؟
 وہ گھبراہٹ میں لاش کے بارے میں مجھے کیوں کر علم ہو سکتا ہے؟
 کہیں گناہ کمال کا عار دیا جاسکتا ہے۔ قرآن نے کہا۔ اور ڈیڑی میں
 لڑائی کا حاضر خدمت نہیں ہو سکتا۔

رحمان صاحب نے دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا تھا۔

قرآن نے طوطی سانس لی تھی اور سیر رکھ کر پتہ لبتا کہا تھا۔ باج منٹ بعد پھر
 اسی حالت کے تہریق میں کھٹے تھے جہاں دو انگلیں کی لائن تھی وہی تھی
 "بیلہ۔" صدیق کی آواز آئی۔

"جی جلد ممکن ہو۔" دلوں سے روانہ ہوا وہ والد صاحب کا منکر پہنچنے والا ہے۔
 انگ۔ کیوں؟

"بھلاؤ نہیں۔۔۔" فراموشی سے نکل جاؤ۔ اور اپنی موجودگی کے مکانی نشانات
 شائبہ مت بھولنا۔"



کیسٹن فیاض بہ سارا عورت روزانہ میسر کی کمرشل میں مشغول ہو گیا تھا
 بڑی توجہ سے اس طرح غائب ہوا تھا کہ اس کے انجینئر دوست کے فونٹوں
 کو بھی خبر نہیں ہو سکی تھی۔ اور اس عورت کا قرب نصیب ہوجانے کے بعد یہ بھی یاد
 نہیں رہا تھا کہ وہ دلوں کی آکس نے تھا۔

اگر روزانہ کا بھی یہ حال تھا جیسے بہت قریب ہی تھی تو فیاض کو ایسا ہی محسوس
 ہوتا۔ جیسے وہ صرف اسی کے بارے میں سوچ رہی ہو۔

اس وقت دونوں لان پر بیٹھے پائے لی رہے تھے۔ سورج غروب ہونے لگا
 تھا۔ درمی دھوپ پام کی چوٹیوں کو چھو رہی تھی۔۔۔ اور ان کے قدموں میں سبز و لہجہ
 تھا۔ وہ خواتین انداز میں بیٹھتی تھیں جن کی آنکھوں میں دھندلی ہوئی تھی۔ آج رات میں ایک
 تجزیہ کروں گی۔
 کیسا عجیب۔"

"جی دھاریوں کے سلسلے میں۔ لیکن آپ کو ایک وعدہ کرنا پڑے گا۔"

بہت بہتر لیکن مجھے کس امر کا وعدہ کرنا ہو گا؟

"آپ زندگی بھر میرے اس تجربے کا ذکر کسی سے نہ کریں گے۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی ہر بات پر عمل کروں گا۔"

"اگر تجربہ کامیاب رہا تو میں کی سہرت مجھے فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے۔ لیکن یقیناً مجھے
 کوئی کچھ یاد دلانی کھینچیں گے جس کے تقریری سے مجھے یقین آتی ہے؟"

فیاض پوچھنے کی طرح منہ اٹھانے منتظر رہا وہ کہہ رہی۔

"جو کچھ دوسروں کی کہہ رہا ہوں، اس کا دوسرا حصہ جلد ہی یاد دہا کر رہے ہیں اساتذہ کے طور

پر اگر یہ دھاریاں میرے فنی عمل سے آپ کے سیم پر متحرک ہو جائیں تو شاید آپ بھی

دوسرا حصہ یاد دہا دی سکیں گے۔"

"مم۔۔۔" کیا حریف کروں؟

"پیش احقرات کیجئے کہ آپ اس سے لگے نہ سوجھ سکیں گے۔"

"جو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔"

"لیکن وہ جلد ہو کر نہ ہو گا۔ ایک ایسی تہذیب ہو گی جسے آپ کو نہیں سکیں گے۔"

اگر ایک صدیق دین سمیٹ اکبر اعظم کے حضور رکھ دیا جاتا، اور اسی پر پروا کرنے لگے

وہ تیل دین کے موجد کو یاد دہا کر ہی سکتا لیکن یہ آج کا لکڑی بچہ جسے جادو تسلیم

رہیے پر تیار ہو گا۔"

آپ کے حیم پر کب لے دیکے علاوہ کچھ نہ بنا پائے " اس نے فیاض سے کہا اور فیاض نے صحت میں مہم انگ کیا۔

• اندر دیر کے علاوہ اور سارے کپڑے انکار دیکھے۔

• دو۔ دو۔ دراصل۔ فیاض مہلا کر رہ گیا۔

شرمانے کی سرورس نہیں اس وقت میں آپ کی ساجی ہوں۔ روزانی نے غصہ کیا ہے کہ۔ صرف اندر دیر میں اس میز پر بیٹھ چلے۔

فیاض نے لپکتے پھرتے دھڑوں سے کپڑے اُتارے تھے اور اس سے نظر اترے بیٹھ گیا تھا۔

وہ قریب آئی تھی اور دھاریوں کو کھد کر دیکھنے لگی تھی۔

اُن دھڑوں کی تپائی بولی تہہ پر سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس نے کہا: "علاء علاء آپ کو دھڑاتے دیکھیں۔"

میرا بھی کیا خیال ہے کہ وہ مجھے ذہنی طور پر مفلوج کر دینا چاہتے ہیں۔

• اگر میری تھیر کا کر بولی تو انہیں دکھائی دیں۔

فیاض کچھ نہ بولا۔ وہ سامنے والے دیک کی طرف برعکس سمت میں پرستش دھڑوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے بھری جڑیاں رکھتے تھے۔

اس نے ایک مہم اس مزمان اٹھایا تھا اور مزی کی طرف پلٹ آئی تھی۔

• تین دھاریاں لے رہی ہوں۔ اس نے ایک جگہ اُپر سے بچے تک داخل ہوا تو پتہ کیا۔ اگر سوئی زیادہ محسوس ہو تو بتا دیجئے گا۔

• بہت بہتر۔

• مطلب۔ تاکہ اگر سرش قابل برداشت ہو جائے۔ مغزی بہت تکلیف تو ڈھائی ہی پڑے گی۔

فیاض کچھ نہ بولا۔ روزانی نے مرتبان سے کسی قدر مال اُسی تک سے بڑھایا تھا

• ہرگز نہیں۔ آپ کی بات میری جگہ میں آگئی۔ میں زندگی بھر آپ کے کسی تجربے کو اپنی ہی ذات تک محدود رکھوں گا۔

• زمانہ دیر کے بعض علوم مخصوص اور اپنی تک محدود رہے تھے۔ انہیں میں سے ایک تجربے دھاریاں کھانے کا بھی علم تھا۔ وہ خاموش رہی۔ اور فیاض آتے ٹوٹنے والی ٹکڑوں سے دیکھتا رہا۔

قدیم زمانے کے سارے تجربوں سے دھاریاں نکالنے کے فن کے بھی اہر ہوئے تھے۔ لیکن اُن کا علم سب سے مستقل ہوا اور آپس میں کیا دینا بھی کچھ نہ لیکن وہ میرے آپ کے سینے سے میرے سینے میں منتقل ہوا ہے۔

فیاض کی، بھیں برت سے پھیل گئیں۔ لیکن وہ کہہ کر رہیں۔

• میں اُسی علم کو ان دھاریوں پر آزمادگی کی۔ وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولی تھی۔ اور فیاض کی طرف اس طرح دیکھا تھا جیسے اس مسئلے میں اس کا جواب نہ سنا چاہی ہو۔

• میں تیار ہوں تمام۔

• اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچی تو جلدی طریقہ دیکھ جائے گا۔

• آپ اس کی فکر نہ کیجئے۔ اس دھاریوں کی دیر سے مسلسل ذہنی کا سکا ہوا مہمان تکلیف برداشت کروں گا۔

• میں تو آج ہی رات وہ اُسی کی آنکھوں میں ڈھکی ہوئی بول۔ حشر تپن دھاریاں

پر تپ رہی ہیں۔ اگر انہیں صدمہ کر رہے ہیں کیا اب ہرگز تو جسے کام میں بہت آسان ہو گا۔

رات کا کھانا آٹھ بجے کھایا گیا تھا۔ ذہن کے دو ذہن فی دلی دیکھتے رہے تھے

ذہن دس بجے تک وہ فیاض کے ساتھ مزید ڈھکی رہی تھی۔ پھر اُسے خامے کشادہ کر کے من لای تھی۔ جہاں داخل ہونے ہی میں کو یہ محسوس ہوا تھا جیسے کسی ہسپتال کے آپریشن ٹیبل پر تھکا ہوا۔

اور ان تین دھاریوں پر اسے آپ سے نیچے تک چلنے لگی تھی۔ فیاض نے جلد میں ہلکی سی سوزش محسوس کی اور چپ چاپ لیٹا رہا۔ تقریباً تین منٹ تک وہ تین دھاریوں کی جگہ پر سہارا مانٹ کر رہی تھی۔ جلد کی سوزش بھی اس دوران میں بڑھی تھی لیکن ناقابلِ برداشت نہیں تھی۔

”اب کسی قدر نیچے کھسک کر اپنے دونوں پیرسیر کی سطح سے باہر نکال دیجئے۔ ورنہ“

نے کہا۔

فیاض نے تعمیل کی تھی۔

”ظہریے۔ یوں نہیں۔ میں نیچے دیکھ کر جسے انکاروں پر ایک ٹوٹی ڈالنے جا رہی ہوں۔ دھواں آپ کو آئے گا۔ اگر آپ کے دونوں پیچھے دھوئیں سے ڈر ہوں تو اس قدر نیچے کھسکے گا کہ وہ دھوئیں کے اندر پہنچ جائیں۔“

”بہت بہتر۔ فیاض جبرانی ہوئی آواز میں بولا۔ وہ صحت بڑا صحت کی طرف دیکھ کر رہا تھا۔ سر کی ہڈیوں میں ملنے کی جھنجھٹ پر پڑی مٹی دھاریاں نظر نہیں آ رہی تھیں وہ اس کے پیروں کی حرکت ٹھیک تھی۔ پھر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ ذرا ہی سی ویر بعد سفید لاہر دھواں اس کے پیروں کو گھونٹتا ہوا آپ کو آئے گا تھا۔“

”کھڑا اور نیچے کھسکئے۔“ روزانی نے کہا۔ ”بس ٹھیک ہے۔“

اب فیاض کی گرد دھوئیں پر ملتی ہوئی آنکھ پر اٹھ رہا تھا لیکن اس کے جسم میں یکسانیت تھی۔ پیروں سے لے کر بیاچھٹ، دھواں آنکھ کو لٹا نہیں کہیں پوتا جا رہا تھا۔

”دھواں اس نے محسوس کیا جیسے سینے پر کوئی چیز نیچے کی طرف ریگ رہی ہو روزانی کے چہرے سے دادا سا جوش فاسر ہو رہا تھا۔ کبھی وہ اس کے سینے پر نظر جمادیتی تھی اور کبھی دھوئیں کی طرف دیکھنے لگتی تھی۔

”سینے سے ریگنے والی چیز نیچے دھڑک۔“

”کوئی چیز ریگ رہی ہے۔“ اس نے روزانی کو مطلع کیا۔

”دھاریاں۔“ وہی تین دھاریاں رینگ رہی ہیں متحرک ہو گئی ہیں۔۔۔ آپ اس طرف بٹھے بیٹھے۔ روزانی اس طرف بولی جیسے کائنات خواب بول رہی ہو۔

”فیاض کی“ تحلیں میرے سے پہلے نہیں۔ لیکن وہ بے حس و حرکت پڑا رہا۔ ریگنے والی شے اب دھاریوں پر اتار آئی تھی، اور ہر سو ریگنے کی طرف جارہی تھی

اور جب وہ نیچے تک پہنچی دھوئیں میں تین دھاریاں دکھائی دیں۔ نیل، نیل اور سرخ دھاریاں دھوئیں کے ساتھ ہی وہ جھوٹ کی جلد کی تک کی جھلیں درخشاں

فصلیں تھیں۔ اور اب دھواں پہلے ہی کی طرف بے درخشاں

”سادک ہو۔“ وہ ہر سوزش پیچھے ہٹا رہی تھی۔ سب سے علم نے عمل کا ردیہ دھار لیا۔

وہ تینوں دھاریاں میں گامیں نے نقاب کیا تھا اب آپ کے جسم پر نہیں ہیں۔ لیکن آپ ابھی رہتی بیٹھے بیٹھے۔

وہ پھر اس کے پیروں کی طرف جھلکتی تھی اور دھواں بھی جانب ہونے لگا تھا۔ پھر بالکل ہی معدوم ہو گیا۔

”اس نے فیاض سے پوچھا۔ کیا سوزش ابھی باقی ہے۔“

”بہت کم ہو گئی ہے۔“

”خوڑی ویر بعد بالکل رفع ہو جائیگی۔“

”سورس برداشت کر سکتا ہوں“ بقید دھاریاں بھی نکال دیجئے۔“

”دھواں ہند کرتے والی ٹوٹی آگ کی تھی، فیاض صاحب،“

”جس کے لیے یہ صاف اب آپ بے فکر ہو جائیے۔ ضروری نہیں تھا کہ تجربہ کار صاحب ہی

”بہت نیچے کہ تجربے دھاریاں نکالنے کا نسخہ تھا۔“

”تھا کہ جسم آپ میرے سے بڑھ کر ہے۔ فیاض کھپاٹ ہوئی آواز میں بولا۔

”اب آنکھ کو دیکھئے۔ کہیں ان دھاریوں کا نشان بھی نظر نہ جائے۔“

”فیاض آنکھ میٹھا تھا۔ سوزش داں پٹا بالکل صاف پڑی تھی۔“

میتو ہاشی کرہا رہی تھی لیکن آنکھیں بند تھیں اپنی کراہیں جو ہمیں
 سن رہی تھی نہیں۔ آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں۔ یہ وقت تمام بچوں میں درسا دیا ہوا تھا اور
 اُسے ایسا کہہ سکتے ہوئے لگا تھا جیسے آٹھویں صدی میں کسی سے مرصہ پھر دی ہوں اور در کسی
 کا بھی احساس ہوا تھا۔

میکو۔ اس سے تیرہ ماہ تک کراہا لیکن اپنی آواز کی وجہ سے علاوہ اور
 کچھ نہیں سنی!

اور ہم جب کہ وہ گھٹتی یا دانت پیدار ہوئی تھی تو کھدایت میں آنکھیں میں
 چل گئیں۔ وہ کہہ کہہ کر دھکا دھکا اور وہ ایک مختلف قسم کی برقعہ بولی تھی سامنے
 کی آرام گاہ پر بندھی یہ دروازے لڑا تھا اس کے منوں پر ایک سی سلاست تھی
 محنت اور آسوی سے ہم ہر سلاست میتو ہاشی کہہ رہی تھی اس کی بولی کی کوس
 پر نہ لگی۔

میکو کہہ کر دھکا دھکا رہی تھیں، اس نے سبز زائید پچھے میں سول کیا
 میتو ہاشی جو منوں پر زائید پچھے کر رہی تھی۔

تبداراب۔ اچھا ہے اور اس میں سی سخت جان ہوں۔ سنگ آہن سے بول
 لے جاتے دو۔

کہاں؟ موت کے منوں۔

نہیں اس سے مراد کہ نہیں پانا چاہیے۔

اس کے پاس میں بعد کوسوں کے اب تو بچے تیار اجڑا رہے تھے۔
 کیا مطلب؟

اسی تیرس و گم لہیں کے علاوہ چار صد عاتق اور بھی رکھتی ہو۔

یو اس مت کرو۔

وہ چاروں مجھ سے بڑے آدشت نہیں ہیں۔

کاش بولی وافر مقدار میں ہوتی۔ وہ شہابی سانس سے کہتا۔

نکرتہ کیجئے۔ اب یہ میری ڈسٹرور کی ہے؟

میرے خدا۔ وہ دھاریاں میرے سیم سے رنگ کر دھیں میں سیم کی قہقہ
 اب کوئی کہہ سکے گا کہ زمانہ قدیم میں ہی سامی مہر دت نہیں کئے جاتے تھے آج
 تو کوئی پھر سے دھاریاں نکال کر دکھائے۔ یہاں سنگ مرمر کی کاہیں جو درجہ میں تھیں پتھر
 کے دھارہ ہونے کی وجہ سے اس کی کوئی قیمت نہیں
 فیاض کچھ نہ بولا۔ وہ ابھی تک اس سے کہہ کر دھکا دھکا تھا جہاں سے عاریاں
 خائبہ ہوتی تھیں۔

اور اب میں انہیں دیکھوں گی۔ روز زالی نے کہا۔

فیاض نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا اور وہ بھولی۔ اگر کسی طرح اب کا
 وہ درست بھی اٹھ جاتے ہیں تو پھر ہم پر دھاریاں پڑ گئی ہیں تو وہ بھی پہلے ہی
 کی طرح شفاف ہو جائے گا؟
 خدا کو سے بول جاتے؟

اچھا۔ اب آپ کڑھے پہن لیتے؟

پہن مینے پہنے آئے تھا اور کڑھے پہننے لگا تھا۔ روز زالی اس رنگ کی طرف
 بڑھ گئی تھی جس پر زبان رکھ ہوئے تھے۔

اب اپنی غرا بگاہ میں جا کر سو جائے۔ اس نے فیاض کی جانب مڑے بغیر کہا
 فیاض نے چپ چاپ نکیل کی تھی۔



• نم۔ اور شہت۔ وہ مختار سے بولی۔
 • دلی میں اتنے شکارانہ انداز میں چہرے بچاؤ تا ہوں کہ شافت شکل ہو جاتی
 ہے۔ مثلاً مہتابہ چہرے پر دھندہ ٹاکیں بھی ملتی۔ کتنی ہیں گاؤں کا گوشت کاٹ
 کاٹ کر دوسری ٹاک بھی بنا سکتا ہوں۔
 • شہزی سی لہر میرے باغی کے موسم میں دوڑ گئی۔
 • لیکن میں اس وقت تک ایسی حرکت نہیں کرتا جب تک کوئی حرکت مرد
 اتانے سے نہ نکال دے کہ وہ نہ۔
 • مجھے علم نہیں تھا کہ سلیم میں ایسے پھوڑے روگ بھی موجود ہیں۔
 • تم اسے پھوڑا دینا کہہ رہی ہو۔ کیا میاں کو علم ہے کہ تم بیک وقت اپنی طرف
 بھی کھینچ رہی۔
 • میں کہتی ہوں جو اس منت کرو۔ مجھے جانے دو۔
 • ٹھیکہ بھی پہنچ سکتی؟
 • میں یقین نہیں کر سکتی تہا دی بات پر۔
 • نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ غنیم کے بڑوں میں میرا بھی شمار کیا ہے؟
 • تب پھر غنیم جلد ہی عرق جو جانے لگی؟
 • میں جانتی ہوں ایک بہت بڑی غنیم ہوں۔ زیر و لینڈ پر اسے اپنا بہت بڑا
 احسان سمجھتا ہوں کہ اس کے لاکڑوں میں شامل ہو گئی ہوں۔
 • میں کہتی ہوں مجھے جانے دو۔
 • یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں جانا کہاں ہے؟
 • کیوں نہیں۔
 • تہا کی گاڑی اس عمارت کے سامنے کھڑی ملی ہے جہاں پولیس نے وانگ لین
 کو وٹش دریافت کی تھی۔

میرے باغی نے میری چھری سی سی ایک دوسرا کی آنکھوں میں دانگ لین کے غلام
 کا غنیم چھری کیا تھا۔
 • میاں کے بیان کے مطابق تم ساڑھے تیار دیے گھر سے باہر نکل گئیں اور اس
 نے اس بات سے لاپرواہی کر کے کہ دانگ میں اس عمارت میں تھا۔
 میرے باغی کی سامنے پھرے گئی۔
 • تو میرا کیا ہو گا؟
 • جی میں ہی بتاؤں۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ کوئی صورت نکل ہی نہ آئے لیکن
 اس کے سامنے نہیں۔ دانگ میں کی کہانی وہ بتا رہی ہے؟
 • میں کہہ نہیں جاتی۔
 • کمال ہے۔ وہ منہ سے ہی قسط سے تو میرے آدمیوں تک پہنچا تھا۔
 • میں کہہ نہیں جاتی۔
 • تم اچھی طرح جانتی ہو کہ دانگ میں ہی نے تمہیں اس پر تھوپ دی تھا۔
 • یوں لگتا ہے۔
 • اب تو تمہیں میرا نام کچھ معلوم ہو گیا۔ مجھے تم دونوں کی گفتگو اچھی طرح یاد
 ہے۔ وہ دانگ سے قریب ہی سے کسی صفی آئے تھے۔ کس نے بتا دیا تھا
 میں میرا نام؟ یہاں تو کوئی صفی نہیں جانتا۔ البتہ دانگ مجھ سے اچھی طرح
 واقف تھا۔
 • وہ کہہ نہ پائی۔ صرف ہر خوب پر زبان پھیر کر کہہ گئی تھی۔
 • اس نے نہیں میرے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہو گا۔ اعتراف کرو۔
 • میں کہہ نہیں جاتی۔
 • مست تھا۔ اب نہیں پوچھوں گا۔ لیکن تمہیں کیا؟ تم اتنے دنوں صرور زندہ
 رہا کہ وہ عجیب تک میری دل تم سے نہ پھر جائے؟

تم مجھ پر نہیں کر سکتے وہ تھے قید خانہ والی

دوسری ہی نہیں چلے اچھا مجھ کر سکتے گا۔

پھر یہ کیا بکواس ہے ؟

خود میری کچھ نہیں بتا۔

تم نے جس درخت کے سے تم کا فائدہ کیا ہے رہتی ہو وہ ٹھکانوں کی

اسی شرافت سے میں نے آج تک کبھی کو نہیں مارا۔

تم دیکھ لے چو۔

مجھ کا پیٹ یاد کرو تو انہیں بھی دھرا جاؤ۔ جگ سے لے مشربت کے گھٹنٹ

شامت ہو گی ؟

بے ضرورت اور دعوت بھی ہو۔

بلے بھلی میرے لئے ایک قسم کی لذت ہے ؟

پارس تم کہہ مترو بیچے جاتے گی میرا شب ہو جانا معرو بات نہیں ہے ؟

قتل کا ارادہ ہو جاؤ۔ کچھ پر نہیں۔

میرا دل بھی تو کبھی ہو گیا اور سب سے کہا۔ اب تم خود ہی کسی کو زندہ دیکھنا پائے نہیں۔

دیر سے مبارک۔ وہ مجھ سے کہہ رہی تھی

ابھی بات ہے تو جس طرح حکایت یہ سنی یہ سب کہ پہلی پر اس طرح کہیں

بھی ہو جاتی جا سکتی ہو ؟

کیا مطلب ؟

صبح کو کسی پر نہیں آئیں گے قریب ہیوس پڑی پانی جا سکتی ہو ؟

نہیں۔ نہیں۔

کیا حرج ہے ۔

شانید تم قید ایک کہہ رہے تھے ۔ وہ کہہ رہی ہوئی ہو۔

جڑی آسانی سے بیان دے سکو گی کہ تم وہاں دو ایک مہینے سے لئے گئی تھیں اور

ایک مہینے کی لاش دیکھ کر پچھنے والی تھی کہ کس سے کروں پر وار کیا اور ہم سپرٹ ہو گئیں

پھر قہیں علم نہیں ہو سکا تھا کہ ہمیں تیش کے قریب کس طرح بھیجیں اس طرح ایک انتہائی

پڑا کر کس یں کہے کہ اور تم کس شے سے ان تر جھاڑی ؟

لیکن میرے پاس اس سوال کا کیا جواب ہوگا کہ کس کس معلوم آدمی کی لاش دیکھ لیں

کی لاش تانت کرنے کی کونسی کوں کرتی رہی تھی کچھ اس کے رہا ہونے کا علم تھا۔

بہانے آسان جواب ہے اور اس سے کس کو اور بھی پر سزا دے کسی جبر ہو جانے کا۔

جواب یہ ہے کہ ضروری رہائی کے لیے دیر میں اس نے خون پر نہ صرف یہ اطلاع دی تھی کہ وہ

زندہ ہے بلکہ یہ بھی بتا رہا تھا کہ کس جگہ پناہ ہے اور اس نے تم سے درخواست کی تھی کہ تم

میں سے ملو کوئی اہم بات بتانا نہ سنا ہے۔ پھر جب تم وہاں پہنچیں تو اس کی کاسٹیں

دیکھیں ۔

ہاں بات تو یں جانے گی لیکن تمہارے ہی ذہن کے مطابق زندہ نہ رہیں گی۔ وہ

لوگ کچھ کہہ نہیں سکتے جنہوں نے میرے کہنے پر ایک انہی کو مانگ میں سیرم کر لیا تھا ۔

پھر تم قاتل تو ہو جینے۔ سب باہر آنکھ دیکھو۔

دفتر ان کی کھنٹی تھی اور سب آنکھ کر میری طرف بیا تھا۔ رہبر دھڑکیا۔

وہ بول نہ لیں گے ہونے کے قابل ۔ دوسری طرف سے آوا آئی ۔

سنگ نے شرمندہ میں لگا ہوا ایک ٹیٹن دیا اور نافذ ہو میں لڑا

پڑ بیٹھے ۔

کیوں یہ وقت چاہے ہو چڑھا ۔

میں نہیں کیا۔ کیا ہوا جاتے ہو ۔

وہ گنگ کے جہشہ کی لاش کہاں سے پیدا کروں گا ؟

کیوں ۔ کیا ہوا ؟

”ہم سب سے بچ رہے ہیں۔“

”دیکھو... جو کچھ میں نے کہہ دیا ہے اس میں غلطی نہیں آئے گا۔ خواہ تم کوئی جہت توڑنا
”نہیں اور ہمارے“ دوسری طرف سے آواز آئی ”جب بھی چاہوں ہمیں تلاش
”کرنے کی تیار رہیں گے اور کوئی تباہی نہ
”کسی چاہ رہے۔“

”سنگ ہی کیا تم نے دانگ کے پریشیب کی کٹھن لیسن انشٹیٹیوٹ کی تباہی کا دوسرے
”غائب نہیں کرادی۔“

”جو اس وقت کرو۔“ اگر میں نے غائب کرادی ہوتی تو تم سے وعدہ کیوں کرتا ہجر کرتا
”ہوں کہ اس معاملے میں کبھی شکایت نہ کرو۔“ وہ میں اپنی دھکی کو اٹھاتا جا رہا تھا۔
”نہیں رہیں گا۔“ درجن افراد کی موت کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔“

”تم یقین کرنا نہ کرو۔“ البتہ دوسری لائن تھا۔ ”دیکھو تم نے وقت کے خلاف
”دباؤ ڈالنا ہیچ جانتے گی۔“

”کیا تم سمجھتی ہو کہ یہ سب ہو کر پیل لائن غائب ہو گئی ہے۔“

”مگر تم کوئی حینہ ڈالنا نہ چرتے آؤں چکر کر رہی دکھاتے۔“ دوسری طرف آواز آئی۔
”مٹک لے سکو متعلق کر کے اسٹریٹ لائن ڈاؤن لائن ڈاؤن۔“

”بیلے۔“ دوسری طرف سے آواز آئی۔

”خیریتیں سے ملاؤ۔“ سنگ نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”بہت بہت جناب۔“

”تقریباً دیر بعد دوسری آواز سنائی دی۔“

”میرا دن سب کچھ۔“ سنگ نے کہا۔

”یہی صبر۔“

”کیا تم لوگوں نے دانگ لین کی لائن سے متعلق اسٹیشن کی طرف بھاگنا ہے۔“

”نہی ہے۔“

”میں سراسر اچھا دھڑا کام تھا۔ لیکن ہر حال میرے آدمی کا سیلاب ہو گئے۔“

”تم نے اپنی دھکی سے حرکت کیوں کی۔“

”اپنی دھکی سے۔“ نہیں جناب۔ ”مگر سے آپ کے حکم کی تعمیل کی تھی۔“

”میں نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔“

”آپ نے مجھے حکم دیا تھا۔“

”دیکھو جو اس کر رہے ہو۔“

”آپ کی آواز۔“ پچھلے بغیر میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا تھا۔

”کب کی بات ہے۔“

”تین دن پہلے۔“

”اب وہ لائن کہاں ہے؟“

”میرا گھر گھر پتلا دی گئی۔“

”یہ گھر میرے ہی حکم سے ہوا ہے۔“

”میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب کیا ہے۔“ ان جناب آپ ہی حکم سے کیا کیا گیا ہے۔“

”سنگ نے جب جناب دیکھ کر کہہ لیا۔“ وہ کوئی دھکی تھا جس نے اس

”کی آواز کی طرف آکر، تھرا کر کھڑا ہوا تھا۔“ سوچا ہوا ایجنٹ کے پاس سے جہت کر ہانک کر یہ

”پتلا ہوا دو ٹوکوں میں شرب پانی۔“ ایک گلاس پتلا آب سے میز پر ڈال کر یہ

”کیا وہ دھکی سے خود چمکیاں پیتے لگا۔“

”میز پر ڈال کر یہ جہت سے دیکھے جارہی تھی لیکن اب وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔“

”دانگ لین سے تباہی بڑی جیسا تک تصویر میں کی تھی لیکن تم یہ نہیں کی چیز جو۔“

”میز پر ڈال کر یہ ایک گھٹن سے کر گیا۔“

”نگ میرے ہاتھ میں فلاں دے قائم کرتے ہیں۔“ میں نے اب حد شریف آدمی ہوں۔“

کوفی مات مزدور ہے۔ وہ پرتھکر ملازمیں ہوں۔ حوڑی کا دیر پہلے ایک سرد
ہرقل کے روپ میں دیکھ چکے ہوں لیکن اب یہاں سے ہو رہا ہے جیسے تم سے زیادہ
نرم دل آدمی اس زمین پر موجود ہی نہ ہو۔

”تاہم یہ ہنر ہے کہ کپڑی اور گہرائی کا رتبہ جب سے نہیں دیکھا ہے یہاں سے
ہونا رہا ہے جیسے اس تک محض تہارے سلطان میں ڈنگی گزاری ہو۔“
”ہاں میں بھی شادی خواہ کرتے ہو۔ وہ کل کس کس کو سوائی پھر سمجھتی
انتہا کر کے ہوں۔ لیکن تم مجھے کیسے برداشت کرو گے؟“ اسی اسی تہ سے یہ سب
چاہتے ہوں گا کہ کیا تھا۔

راج سوجھیں ہوں تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ اسے تم تو سمجھو سمجھنا تھوڑی ہر جوت
نئی اور اچھی ہے۔

”میں تو سوجھیں نہیں کر سکتی تھی کہ باری لہو کا انار اتنا آتشک دھوا
پتوں کی ترخہ سب کے لئے ہے اور ہم وہاں نظر جو ہیں یہاں سے
کلیات مافی جون ہے۔“

”سنگ سنگ! تم جیسے وسیع النظر آدمی کو دوستی میرے لئے قابل فریب ہے۔
وہ اپنا خالی گلاس اس طرف اچھال کر سہری پر بیٹھ گئی۔



ڈاکٹر لین کی کوشش کرنے کے بعد اس کے علاوہ اور کیا ہوتا کہ سفارت خانہ بچی
غلی شیم کرتا اور غائب ہو جاتے وہی لاش اس کی ہر شہید قرار دے دی جاتی لیکن تو بڑی
کی گاڑی کا اس حمارت کے سامنے پایا جا چکا ہے۔ اور سفارت خانہ۔۔۔۔۔ وہاں کیسے لیکن کیا تھا۔

حدود متبادلی گلی تک غائب تھی۔ اس کے بارے میں مختلف موتی قیاس آرائیاں
کی جا رہی تھیں اور اس کا شور مچا رہا تھا۔ اس نے پولیس کو صرف اتنا ہی
تبیہ تھا کہ وہ گیارہ بج کر کچھ منٹ پر گھر سے نہیں گئی تھی۔

”جان صاحب کے نکلنے کے آدھ گھنٹے پہلے ہی عمارت آگ لگ چکی تھی۔
ادوات دھلے کر رہیں۔ اساتذہ دو بج کے پہول سے چلائی جانے والی ایک گولی بھی ملی
تھی لیکن ایک بین کی گھر چڑی سے نکالی جانے والی گولی اسیا بین دو کے پستول یا
میں لڑنے چلائی گئی تھی۔“

سر سلطان کے دفتر میں گون نے میو ڈو گھیر لیا۔ وہ بہت زیادہ ترس نظر آ رہا تھا
”زور دینا کے بارے میں تم کیا جانتے ہو سٹر میو؟“ اس نے پوچھتے ہی سوال کیا تھا
وہ چمک کر حیران کو حیرت سے دیکھنے لگا تھا۔

”میرا اسے بہت دور گھورتا رہا۔“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“

”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“

”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“
”یہاں نہیں کچھ تم کیا کیا جانتے ہو؟“

• ہائیکن - سیکڑ کی طرف سے ایسا کوئی اجازت نامہ جاری نہیں کیا جاسکتا۔

• میں نے پوری دسر داری کے ساتھ یہ بات کہی ہے۔

• تمنا سیر کے ان پر غصہ کرنا چاہتا ہوں ؟

• وہ راتوں "عرن نے ذوق کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا

سیکڑوں نے اسے ٹھوکر کر دیکھا تھا اور آگے بڑھ کر سیر کے خیر تامل کرنے لگا تھا سیر نے

غصہ کرنا چاہا تھا مگر اسے بھی ہراساں کر دیا عرن کی طرف اشارہ کیا تھا

یہ دنیا میں پہلا دن تھا۔ "پہلا ٹھکانے والے بجے میں ہوا۔

• بہت آرام سے پہاڑوں کی طرف بڑھتے رہے۔ آخر پوری حکومت کس کس کی طرف

کی طرف تھی اور جواب کیا کرتی تھی اسے پتہ نہ تھا۔

• کیا مطلب۔

• دانگ سین کی طرف تم بھی مار دینے جاؤ گے اور مجھے اس پر بھی یقین نہیں ہے کہ

پتہ پاری پوری اب تک ٹھہر چکی ہو۔

• پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے۔ "وہ نے وہ دھیر دھیر کہہ کر بے بسی سے ہوا۔

• وہ لوگ پہلے اس آدمی کا فخر کر دیتے تھے جس کی ذات سے اس نے ان کا فخر

پیدا ہو جاتا تھا۔

• لیکن میں تو کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔

• ہو سکتا ہے وہ جیسے ہوں کہ میرا دل نہیں خود شریک کیا ہوگا؟

• ایسا نہیں ہے! اس نے مجھے کسی کچھ نہیں بتایا۔ اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ وہ کس

عالی تحریک سے وابستہ تھی تحریک کا نام تک مجھے نہیں بتایا۔

• وہی زیر زمین کی تحریک کہلاتی ہے؟

• تب تو پھر۔ جو سب سمجھ کر دے۔

• دانگ سین بھی تو تحریک سے وابستہ تھا۔ "عرن نے پوچھا۔

• اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ لیکن وہ چھ آدمی نہیں تھا میں نے اسے

مجھے پتہ نہیں کیا۔

• اس کے خاتون نے فخر پرش کا لارڈ جس نے غائب کیا تھا۔

خود اسی نے کیا ہوگا۔ وہ بھی عہدیدار تھا۔ خاتون اس کی بیٹی سے باہر نہیں

تھا۔

• شکر۔ "مگر سیکڑ۔ "ہمارے آرام کا خاص خیال رکھا جسے گا ہم نے سیر

سے یہی کہا ہے کہ تباہی زندگی بھی خطرے میں ہے۔

• لیکن یقین کر دو کہ میں کسی معاملے میں غلط نہیں ہوں۔

چرچے نے سیکڑ کو متعلقہ آدمیوں کے حوالے کیا تھا۔ اور دوسرے سلطان کے حکم سے یہ

چلا گیا تھا۔

• تم نے بہت بڑی غبرگانی ہے۔ "انہوں نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ لیکن مقرران کو

کچھ اندیشہ نہیں دکھاتا ہے۔

• آئی کا تو نام ہی نہ بیٹھے۔ وہ زور دے گا کہ وہ بڑا آدمی ہے۔

• لیکن حاکم کی باتیں کرتے ہو؟

• غلطی کی باتیں کرے سے میرا وعدہ چرچہ ہو جاتا ہے۔

• تو پھر تم دوسری لاش کہاں سے فراہم کرنا گے؟

• اللہ دانگ ہے۔ "عرن نے کہا۔

• پھر کہا ہوں کہ ان ممالکوں سے کوئی فائدہ نہیں۔

پھر اس مرد کو کہاں تک لائیں گے۔۔۔ رازب اور تو زبان پڑا ہے۔ وہاں کو بھی

پتا نہیں کہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ ویسے رازب اور کو میرے آدمیوں نے پوری طرح گھیرے

میں نے کہا ہے۔

• دانگ سین والا معاملہ کچھ میں نہیں آیا۔

سنت کے روئے سے صاف ظاہر تھا جیسے، اسے بھی اس معاملے میں پرست ہو
گئی ہو۔ اس نے کہا تھا کہ ستر پرش کے بارے میں جو معترض پائیں کہ وہ دیا جائے والا ہے
نکار دیا جائے۔۔۔ وہ وہ پیشیادہ جاسکے۔

اس کا تو یہ مطلب ہو کہ وہ ہار دیاں ہیں جو انہیں میں دھکی رہی ہیں۔
- شاید تنگ ستا ہی وقت چاہتا تھا کہ وہ تنگ بین کو اس کے لئے من کرنے۔
- اس کا تو یہ مطلب ہو کہ میرزا دوش دونوں پائوں سے یکے وقت راہد رکھی تھی۔
- میں جگہ کی سوئی راہوں۔ "مران نے پڑھ کر پیچھے میں کہا۔ "گشتنگ قاتل ہے
وہ تنگ بین کا تو چہرہ سہاٹی بھی اسی کے پیچھے میں ہو گی۔"
- ہر حال میں حریف کا میری جگہ میں ہیں۔ رو۔
- اس کا حریف کار۔

تہہ دار اس کا "مرسلان" کے ٹھکانے ہوئے ہوں
"میرزا حریفی راہ بھی کسی کہنے نہیں آیا۔ لیکن جہاں سے کم وقت میں اپنا کام پایا
تہہ ہوں۔

کیرپین فیاض کا سرخ چلا پٹنیا۔
میں نہیں، چرل نرینیل سے اچانک فاش ہو جانے کے بعد سے پیسہ نہیں
دیکھا گیا۔

فتح حریفان کا کیا حال ہے۔
پہلے ہی کی طرح پتھوں ہے اور اسے تو بیا دھکی نہیں کہ کچھ دنوں پہلے کیا
کر چکا ہے۔

آخر یہ کیا چیز بنا گئی ہے ان دنوں نے۔۔۔
پتھوں کی جگہ میں گتھی ہے لیکن دھاریاں بھری نہیں آئیں۔
"میں مطمئن۔"

انہوں نے فتح حریفان کو ایک ایسے آدمی میں تبدیل کر دیا ہے جو انتہائی طاقتور
ہے۔۔۔ ساتھ ہی بدعز بھی ہے کہ سوچنے کے بغیر احکامات کی دلیل کر سکے۔ لیکن اس
کے دھاریاں کیا ضروری تھیں۔

ہر سکتا ہے اسے کسی دوسرے سیدہ کی غلو قی کر کرنا چاہتے ہوں۔ یہاں صرف
اس کی بیٹی ہوتی تھی جو کام نہیں رو لینا مقصود ہے۔ کسی دوسرے ملک میں۔
لیکن ہے۔ "مران کے سوچنے پر اولا" دیکھنے سے انہیں پتہ کہ وہ انہیں کسی جگہ کی
میں انتہائی کر رہے۔
"اس خیال کی وجہ۔"

وہ بہار آدمی کی کارکردگی کا بہتر سمجھ ساراوان کے منگل میں کیا گیا تھا لیکن وہاں
اسے سنا ہے اسے ڈس لیا۔ وہ ساراوانہ آدمی راہ دوز اس لئے لایا جا رہا تھا کہ اسے
سانہ کے ہر سے متاثر نہ ہونے کے قابل بنایا جائے۔

جنگی وال کتہ کر مطلب ہے "مرسلان سر ہمارا کر ہونے۔
"اور آپ کا خیال میں بیدارتی میں ہیں کہ وہ اسے کسی دوسرے کرہ کی غلو قی
فی ہر کر کے کارادہ رکھتے ہوں۔ آپ کو وہ نے گرازا تو باہمی ہو گا جو بیڑے دیوانی کی طرف
آیا تھا۔ حملوں میں آنکھ داکر مسکرایا۔

"اور ڈاکٹر راہد کر چٹ ہوئی تھی۔
"مران کے پتھوں۔ اس کی آنکھوں میں گہرے فکر کے آثار تھے۔



چوہا کرہ ہوا تھا ۔ اور وہ خوشترنگ چھوٹا لڑکا تھا جسے سہری پر
نیم دراز تھی جسے سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی آنکھوں سے کمری حلاوت کا انبار
جوتا تھا ۔

لنگ ہی سہری سے غصہ سے دھڑکتے پر مشاعرہ پڑی ۲۰ ہا ۔
" بڑی عجیب بات ہے " دلفریب میرا لٹی بولی " کئی کئی دنوں سے جیتے ہوئے ہیں
" وہ لٹے تو آج لنگ ہو ہی نہیں سکا عجیب عام طور پر لوگوں کو ہوجاتا ہے "۔
" واقعی میرٹ ، جیڑ ہو ہر اضیاء سے اور میں لٹے میں نہیں رہی چراہ کس
" انگ لین مار ڈالے لٹے چوں "۔
" میں تم کو یہی یاد کرنا کی کوشش کرتا رہا تھا کہ تم مجھے ساند نہیں کرو گے
" تمہاری مدح سے حد میں ہے آرمٹ کی نظر ، زردنی فطوہ اور زرا دیے زیادہ
دیکھتی ہے ۔ "۔

اور سے تو میں ، قیاس ہوں :
" تو میرا مطلب نہیں مجھے اتنی شدید جاہلیتی میں رہنے آج تک کسی اور میں
نہیں ہائی "۔

میں میری رنج اور اسوں کی جھپٹ میں غرق ہو گئی ہے ۔
" میں ہمارے اس چنے کو چٹ کر دوں گی ، دادا جیڑ ناخن ہے ، اور میرا ک
جیل میں راج کی طرف لگا "۔
" وہ کون تھا میرا کسی جو لنگ کے نام پر جینت جڑی دہاگ "۔

" اس کا سر تیل پائی سنگائی " اس کا ہر سنگ

" ونگ نے اپنا کیوں کیا "۔
" میں کہتی ہے : میں ہمیں سرنگی کے نام سے پانتی تھی ، ایک رو لنگ نے
میں نہیں دیکھا اور لنگ ہی کے نام سے میں یہ سہرا بہر کبھی اس سے غصہ بھی ہوا

" اس دم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرو دینا چاہتے تھے ، لیکن یہ پرانی بات ہوئی
چھوڑنا غائب ہو گیا تھا " لنگ نے کہا ۔

میری روائی جی تھی کہ میں نے اسے سب کچھ بتا دیا "۔
" جی جی جی کس نے تجھے کہہ دیا کہ اسے میں بتا دیا "۔

" اہ - اور - میں تو اب کا نہیں ایسے آدمیوں کی تلاش ہے جن کے خون کا گڑب
لی ہو آریج ہو " ایسی ہی طرح پر کچھ کہتا ہے کہ اس نے پہلے ہی کو کس کر دیا
میں نے کہا جو کتبہ ہے : حرفا ک جو "۔ " اس نے کہا چھ ماہ نہیں ، میرا ایک کام
ہی چاہتے گا جس کی معصوم میں نہیں بعد میں ملوں گا " میں نے لنگ کی کج حالت
بہوشی تہہ سے آدھوں کے حوالے کر دیا ۔ درام دانگ میں بتایا " میں نے اسی کی
دانت سے مل کر لنگ کی ہا ۔

لیکن ہن ہن میں آنے کے بعد اس نے میرے آدمیوں کو پناہ دے لنگ میں ہی تھا
"۔

جو کتبہ ہے ، ونگ میں نے آستہ بہ آستہ دی ہو ۔ ہر حال حبب سے رنجی
اس دسیاب کوئی اور اس کی تصویر میں رت میں سابع کوئی لڑکا لنگ نے مجھے تذییر
ساق کس طرح آتے اس کی اس سلیم " یہاں سے " یہاں سے " ہر حال آگے کے واقعات سے ہم حور
میں تو اس کو پہلے ہی رو لٹی اقبہ رکھا تھا "۔ ہر حال آگے کے واقعات سے ہم حور
میں وقف ہو "۔ میں وہ مجھے یہی حکم کی معصوم اس وقت بتاتے سے پہلے ہی مر گیا "۔

" معصوم "۔ " مستعد ہے سے کس "۔ " لنگ جو لی سانس سے کر دیا " ونگ میں
ساقی ہلاک ، غلطی آئی تھا ، ساقی یہی جی حالت تھا کہ میں نے آج تک اپنے کسی
میں کو زیادہ نہیں سننے دیا " ہمداد موت کی تقدیر کو کہ مجھے ملنے کر دینا چاہتا تھا
" خود افسانہ سے مجھ پر حملہ آور ہوئے "۔ " جی جی جی تھا کہ اس کے جانی کے
آگ کا گڑب جی دیکھتا تھا جس گڑب کے آدمی میں اور لنگ تھے " میں اسے ونگ

لیں کچھ کر فوراً ارڈوٹا لیکن اس بوجھ کی خاطر زندہ رہنے دیا۔ پھر جوابہ کو کٹا ہوا انگ
میں چوری طرح چھانے لگے گنگا اور اب تو بے تین ہے کہ چنے جانی کی سوت میں اسی
کا ہاتھ تھا اُس نے اُس کو سارا دان کے جھل میں سو تپ سے ڈسوا ہوا کہ تم کچھ نہیں سیتیں
کہ وہ اپنی موت کی قسم تھی جو چھانے کے بعد کتنا فائدہ دے سکتا تھا۔

”کچھ میرے ہے، لیکن تم کچھ بھگتی کے سامنے آئے ہی نہیں تھے۔“

”کیا حراوت تھی اُس قبر کے بعد آئے سب کچھ قبول ہی جاتا تھا۔ میں نے سوچا
لیکن یہ مجھے کچھ کر سکیاں میں مسئلہ جو چھانے اور اس کا تجربہ پر کوئی اثر ہونے لگا
میں نے پہچان نہ سکا۔ اس پر مجھے ہیرت ہے۔ اتنی شاہدیت تھی دونوں میں۔“
اور چپ نہیں اُس نے چھانے بیگ کی کوئی شے پھالی ہوئی کہ انھیں بند کر کے
موت کے منہ میں پھانسیا۔“

”ختم کرو اس کہانی کو۔“ ملک انڈیا نے کہا۔

”پھر کیا باتیں کریں وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی تھی مسکرائی۔“

”اور۔۔۔ تو قبول ہی کیا تھا میگو کتنا جاتا ہے؟“

”کچھ صلی نہیں اس کی دوست میں تو اور گنگا میں ایک اور کی چٹھی ملے کہ ہر گز تھا
تھیک اسی وقت ان کی گھنٹی بجی ملک نے سیرید آٹھایا۔ دوسری طرف سے آواز

آئی، ایک ثابت وازاب آواز میں دیا گیا ہے۔“

”تفصیل، ملک نے فائدہ نہیں کیا۔“

”ایک بدگامی کیا آٹھ میں داخل ہوئی تھی، چار آدمیوں نے ثابت آگیا تھا، پھر وہ
چلے گئے، ساتر شک دم میں دکھایا گیا ہے۔“

”بہت حیرت سے جاتوں جلتے کہ حالت کی اطلاع تو نہیں ہو رہی۔“

”بہت ہیتر جناب؟“

”ملک ہی نے ٹیلیفون کا سلسلہ قطع کر دیا۔“

”راخیا ہے کہ تم کچھ پریشان نظر آ رہے ہو۔“

”پریشان تو ہیں میں ابھی بہت زیادہ ذہنی جھٹک کر لی پڑ رہی ہے کہ کچھ میرا
ذہن میری طرح ہی اپنی مثال آپ ہے؟“

”کون ہے؟“

”مل گراں۔“

”یہ کون ہے؟ ام نیہ ہے کیا کوئی پلیس آفیسر ہے؟“

”کچھ جانتی ہیں۔۔۔ اور سب کچھ ہے۔“

”میں نہیں سمجھتی۔“

”ختم کرو۔ ایک ایک گلاس لارہو جاتے؟“

”جیسا اب میں پلٹی پڑوں گی۔“

”سنگے ایک بار چری بٹلی ہی اٹھا کر پڑوں سے لگان، سزا دینی اسے بہت خور

ہے کچھ دیکھا تھی۔“

”ان کی گھنٹی میری اور ملک نے سیرید آٹھایا۔“

”ہم نے ہی طرح، لیکن کیا ہے جواب؟“ دوسری طرف سے آواز آئی۔

”اراب اور سے آواز اس کی اس کی مشقہ کوئی جوتہ نہیں ہے۔“

”ابھی دلت ہے، میں غمزدی دیہہ تپاؤں کا کر گیا کرنا ہے۔“ ملک نے کہا کہ کیسی پیر

کڑیوں پر رکھ دیا۔“

”اس قبر کے کا مقصد کیسے ڈارنگ؟“ سیر دلتی نے پوچھا۔

”سات اچھا دوسرے درجے کے پڑوں تک ہیں پچھی۔“

”تم دوسرے درجے کے پڑے ہو؟“

”ہاں۔ ملک نے غمزدی سامنے لے کر کہا۔“

”اس پر چپیں اتوں ہے۔“

تفصیل میں ڈارنگ

فصول آئیں مت کرو۔ وہ تو اساتذہ بنا کر رہی۔

غیر۔ سنگ نے طویل سانس لی اور دوسری طرف کھڑی ہو گئی۔

میں نے وہ لاش نہیں منگوائی ہے۔ اگر قاتل کی کیا تو جلد ہی پہنچ جائیگی۔

اُس نے بہت لاشی کو اطلاع دی

تو یہ خبر سنا ہے۔ بہت ڈانٹا ہے۔

انتہائی یادداشت بہت اچھی ہے۔ اس نے ان پر سزا سنائی کہ قاتل ہے۔

وہی کہہ کر گئے۔

اُس کے مدد پر میں تیرہ بجے کی دوپہر کے گھر سے کہاں کی بات کر رہی تھی۔

یہاں پہنچا ہوں۔

جن لوگوں کے قبضے میں تھا اُن کی دہشت کے مطابق۔ ایک ایک دن اُس کا

دماغ آٹھ گیا۔ ایک آدمی کو مار ڈالا۔ کئی روز اسے ترسے۔ کئی دیر اسی گھر میں

باقی رہیں اُس کو گولی مار دی تھی۔

وہ ایسا تو نہیں تھا۔

اسی جہاں کی وہ دیکھیں چڑھے گی۔ اُن کے بیان کے مطابق اس تبدیلی سے قتل

وہ سوتا رہا تھا۔

اگر قاتل اسے دیکھ کر قاتل کا علم نہ ہو سکا اور یہی بیان پہنچا تو کیا کر دے۔

اس حالت میں دم رکھنے والا کوئی نہیں۔ وہ وہیں نہیں جاسکتا۔

اسی نے تم مجھے بیان کیا تھا۔

پہلی بات مت کرو۔

وہ کہہ لیں گے یہ بتایا تھا کہ تم یہی مطلق آدمی ہو۔

سادہ دیکھنا کہ یہ سب کچھ میری تصانیف ہے۔ لیکن ابھی تک تو کسی کے ہاتھ

نہ نہیں۔ اگر کتابیں ہوں تو صرف غلطی دیر کے لئے۔

یہی بات کی شہرت کے باعث ہو۔ ایک سین کہہ رہا تھا کہ تم پر کوئی اثر نہیں

کرتی۔ اسے کہہ دیجئے کہ یہی بات کہی ہو۔

سنگ کی کھڑکی پر اس نے بیٹے کے گھر میں بیٹے کا تھا۔



انہوں نے وہاں سے توجہ نہ لیا تھا اور گاڑی میں رکھ کر شہر کی

سڑکوں کے چوڑے سڑکوں کے لئے معلوم کرنے کے لئے کوئی کتاب نہیں

پہنچا گیا۔ بڑی سستی کا ثبوت دیا تھا اور غلطی ہی دیر میں ملنے پر کوئی بات

کا سامنا لیا تھا۔

اب بھی پوری طرح پریشان تھا۔ وہ دن قاتل کے عقب نما آئینوں پر غور

کرتی تھی۔

بالآخر وہ اس حالت تک پہنچے جو غیر سزا کی بنا پر قتل کی گاڑی میں

داخل ہونے اور ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر رہنے کی اجازت دے۔

گاڑی پر وہ بیٹھ گئی۔ ایک ایک پرک جانے والے نے چاہا کہ وہ اور

کی طرف چلا جائے۔ تاہم کوئی اس سے اتار کر دو ٹوک دلائے تھے۔ ایک گھنٹہ

حالت اُن کی دیکھیں چلی گئی تھی۔

یہ سب اُن کی ہی تھی۔ اور تاہم کوئی دیکھ دیا تھا۔ اس کے بعد چپ

یا پ یا پ رہے تھے۔

یہی بات سن کر بعد ایک روز اسے کا چہرہ ہلکا تھا اور سنگ ہی سزا کی سمیت

ہاں میں داخل ہوا تھا لیکن آگے بڑھنے کی بجائے وہیں ٹک گیا عجیب نظروں سے بھرت
کھڑے جا رہا تھا۔

”کیا بات ہے“ میٹر داسی نے پوچھا

”کچھ نہیں اُمّ بیس چھو۔“ اس نے کہا، ”پتہ آہستہ بھوت کی طرف بڑھنے کا
عجیب سے پتوں میں نکال دیا تھا۔“

”جس طرف سے بھوت لادھکن نکلا“ اور ایک دم اٹھ کر کئی قدم پیچھے
سٹپ آیا۔

دھار داری کی لاش مڑ کر بھوت کی طرف : اس نے سرگھبرا کر شہر کی طرف
دیکھا اور سہا کھڑا ہر گیا۔

سزا داری کا رپ سام عرض کرتا ہے طر تین دھرت : اس نے پاٹ
بیٹے میں کہا تھا۔

”تم زفرہ جو“ سنگ نے نیم در نیم دم دیکھے بٹے جسے کہا

ہاں میں زفرہ ہوں۔“

”سب کے رسم و رواج کہ نہیں گولی مار دی گئی۔“

”جے گولی نہیں مار دی گئی۔“

”کیا نہیں یاد ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو۔“

”ہاں مجھے یاد ہے۔“

”کہاں سے آئے ہو؟“

”وہاں سے۔“

”مذہ کا نام یاد“

”نیک کا نام میں نہیں جانتا۔“

”کہن لوگوں میں سے۔“

میں نہیں جانتی۔“ اس نے کہا، ”تاہم بھوت سے باز نہ رکھ لیا۔
وہیں تھڑے رچو۔“ سنگ نے کس کی زور پستول کی طرف مہذبوں کرانے جسے
کہا۔ :-

”تم بہت دیر ہو اور بہت لمبے ہیں۔“ دھار داری بولا۔

”اب تو پھر :-“

”مجھے کہا گیا ہے کہ بہت دیر ہے اور بہت لمبے آدمی کو پڑھ کر اس صندوق میں
بند کروں۔“ اس نے تاہم بھوت کی طرف اشارہ کیا

”خیر۔“ وہیں شہر ورنہ ٹرکروں کا۔“

”کر دو خانہ“ وہ آئے بڑھا

”جنگ بھگت، کر کے بٹا تھا اور متو داسی نے منہ میچ کر کہا

”مارو لوں۔“

”نہریل جاؤ وہاں سے سنگ نے اس کی طرف منہ میچ کر کہا :

”سبکی وہاں میں دس کڑی دسی

”نرک بد“ میری مات سنو۔“ سنگ نے دھار داری سے کہا

”دوڑ کر کسی نمب کی طرح سہل مس حرکت چو گیا۔ پھر سنگ نے متو داسی سے پوچھا

”تو کیا فرمایا نہیں؟“

”جیس۔“ ”میتو داسی نے جواب دیا۔

”بیرسہ غریب، جاؤ۔“

”نہ نہیں میں نہیں چھبک ہوں۔“ ”میتو داسی نے جواب دیا اور اس جواب

پر نہ جانے کیوں سنگ نے دانت پیسے کئے۔ پھر دھار داری سے بولا تھا

”جہاں کھڑے ہو۔“ وہیں ٹھہرو۔“ ”میتو داسی نے جواب دیا کہ وہاں سے چلے کر دوں

گا۔“ ”مجھے پڑ کر صندوق میں بند کر دینا۔“

• بہت اچھا • اس نے بڑی سعادتندی سے کہا۔

• سنگ چٹ کر تیزی سے میرا ہاتھ کے پاس پہنچا۔

• میں اسے گولی نہیں مار سکتا • اس نے آہستہ سے کہا • خاص رقم خرچ

ہوئی ہے اس قریب پر۔

• تو پھر میں کی کروں • کہیں وہ میرے کچے تھیں بڑھ کر تو میں بندھی نہ کھلے۔

• اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ تم آج بڑھ کر اسے اتوں میں اچھاؤ • اور میں

اسے قاتل کر دینے کی تدبیر کروں؟

• تم کہہ دو چہ چہ؟

• اس نے کہا • ہاں تو تم آجے • تو میں ابھی سگری؟

• میں اس کے قریب نہیں جاؤں گی • جہیں تپ بھی ہوں •

• میں بھی یہیں موجود ہوں • تم ڈرتی کیوں چہ؟

• کچھ بھی نہ • میں اس کے قریب نہیں ہاں کی کیا تم اسے زیر نہیں کر سکتے

• فرٹ پڑو • وانگ بین نے تباہی سے پتہ نہ تو ت کا بھی ذکر کیا تھا۔

• میں بے چارہ کیا چیز ہوں • اسے تو اس واقعہ میں جو نہیں کر سکیں گے۔

• بہر حال • میں اس مسئلے میں تباہی کوئی مدد نہیں کر سکتی۔

• ابھر دیکھو • • سنگ نے میرا ہاتھ کا بازو پکڑ کر دھاری دھاری کرتی کرتا دھاری

• دیکھ رہا ہوں۔

• یہ علامت نہیں کسی گتے ہے۔

• ابھی گتے ہے۔

• میرا ہاتھ نے بائیں ہاتھ سے سنگ کی سے گال پر پھیر کر سب کیا تھا

لیکن وہ اتنا بازو نہیں پھیرا سکی تھی • انٹیلیجنس جو تفت میں یہ سوست • ہولی عکس

ہو رہی تھیں۔

• مجھے چھڑو دینے ڈیل - ڈیل -

• ابھی گتے ہے تو سنبھرا ہے - • سنگ اسے دھاردار آدمی کی طرف گھسٹتا

ہوا ہوا۔

• خبر جاؤ - • دھاردار آدمی اپنے اٹھا کر بولا • مجھ سے عدالت کے بارے میں

کچھ نہیں کہنا۔

• اس سے کہا فرق پڑتا ہے • میں کہہ رہا ہوں -

• مجھے سختی سے تاکید کی گئی ہے کہ تباہی نہ کہنا •

• سنگ نے سزا دہی کا بازو پھیر دیا - • لیکن میرا ہاتھ اپنی دہانے سے ہانک کھڑی ہونے

کی بجائے سنگ ہی ہاتھ پڑی۔

• ارے • • سنگ اسے خود سے الگ رکھنے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن وہ اس سے بڑی طرح چپٹ گئی تھی • اور اب دھاردار آدمی نے اپنی آن کی طرف

بڑھ شروع کر دیا۔

• خبر جاؤ - • تم ابھی ظہور • سنگ نے پہنچ کر کہا

لیکن وہ آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھتا ہی رہا • دھاردار آدمی ابھی کہہ کر گئی تھی

اور سنگ اچھل کر پھلا تھا۔ • دھاردار آدمی نے بھی پھلا تھا • لگائی تھی دروازے

سے • گزرا تھا • آکیل کو دھڑام سے نشان پر آگرا تھا • پھر دیکھ کر

آگرا تھا۔

چند لمحوں کے بعد ابھر دھاردار آدمی پھر اسٹول پر رکھے ہوئے بڑے سے چیل کے

گھٹان کو تھک کر دھاردار کی طرف آچال دیا تھا • لیکن اس کا بھی وہ حشر ہوا جو حشر

اس کا ہوا تھا • یعنی دو دن سے گزرا ہے کی بجائے وہاں سے ملٹ کر پھر ال ہی

آگرا تھا۔

باری باری بارے در دروں کو اس طرح آگرا دیا تھا • لیکن گھٹان کی سے بھی نہ

تو نے چلے ہی کیوں نہیں آیا تھا جے ؟

۱۰ - تجرید کیا ہے ؟

”تم اسے بچھڑا کر تابوت میں بند نہیں کر سکو گے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا تم واقعی مجھے نہیں پہچانتے؟

۹۔ "پتیس میں پتیس پچپان سا۔"

۱۰ تم منہ مجھے اللہ نام چمک میں دیکھا تھا:

مجھے یاد نہیں :-

اب وہ نہیں بڑھتا جاتا ہے، مجھے کہا تھا کہ میں ہمیں یاقوت میں انجھانوں تاکہ

لایو ہسٹری - یہیں ہیں سب اساتذہ مروجہ پڑھائی

نہیں ہوتے۔

ان کے لیے دیکھیں کہ ان کے لیے ایک جگہ رہنے والا تھا اور میری سہیلیوں میں رہتا تھا۔

تو نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔

ایک ترمیم کے تحت یہ ہو گا

و کہ تم عورتانِ باہوت میں جا بیٹے غریب

کے ساتھ گیا ہوگا۔"

جیت کی دو جاہلوں کے

ہفت اجزاء : اس سے ہر طے کر تک اور سالوں کی طرف

۱۰ چپ چاپ اس میں سمٹ گئی تھا : ٹھٹھک کھڑی رہی مگر

رحمہ کی ۔

۶۔ اعلیٰ تعلیم

توزیہ۔

سنگ ایک دروازے کے سامنے کھڑا اس کی حرکتیں دیکھے جا رہا تھا۔

جیسا کہ پہلے ہے جو " اُس نے صبح کر کہا۔

کچھ کچھ کہتا ہے۔ " دھار جہاں دی ہوگا

”کیا کہہ رہے ہو میں نہیں سمجھتا“

پی جی پیٹ - چائے . . چرسا : کہہ کر وہ میز پر کسی کے سر پہ

اور آتے چلنے جلنے کا ٹیکس بڑی اہمیت ہے۔

ان ان - کم اس سے ہی جیو، میں کہا ہے کہ اس کا اظہار اور

تو انھیں کچھ اور بھی دیا اور سب شہاد کھڑے

یہ دو بین الاقوامی سطح پر جانے والے ہیں۔

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

[illegible]

... 52 *

”میں نہیں جانتا۔“

میستری (مشی) طرز کرد و

مستحق -

خدا اس کی عزت و بزرگوں کی چٹنیں کسی طرح نہ کھٹے کا نام ہی نہیں کسی شخص (چار ماہ ادنیٰ

نکٹا سے دیکھنا اور اٹھانے کے لئے آگے نہیں بڑھنا۔ عوامی سہولتوں کے

فیس طرح پنی غیر اردن پیچوں پتہ و چایا تھا اور خود ہی اللہ کی بھی

کس طرح آئے والی رست سے مجھے بھی کس طرح نکال دینا چاہیے؟

پر لاہور میں بھی وہ وہاں سے ملے اور پھر یہاں سے ملے۔

وہ کہاں گیا۔ اس نے تھوڑے ہی لمحے میں سوال کیا۔
میرزا دانی آہستہ آہستہ اس کی حرکت خیزی اور بولی تم سے مجھ سے جبریت بھی آتی تھی۔
میری نظروں سے نہیں گزرا۔

غیر سادہ جہاز میں مت کرو تیار وہ کہاں ہے؟
تاہم میں سو رہی تھی، جو تم نے چاہا تھا وہی ہوا پھر رولا مجھے خندہ آ رہی ہے
اور تیرے میں لپٹ کر سو گئی۔

وہ برگڑ: اس صدمی کا سب سے بڑا کارنامہ انجام دینے والے تھے اب میں دیکھوں
لاکھوں تھوڑی سیڑھیوں پر کھینچے ہوئے نہیں کرتے۔
مگر تم کہتے ہو کہ بچے ہی وہ صدمہ کر بولی۔

اس سے میری صحت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس نے نہیں کر کیا۔
میرزا دانی بڑی روانی سے اسے نکالیں اور پتی رہی تھی اور اس نے دنیا کا سب
بہت کر دیا اور ہر ایک پر سوچا آفت کیا تھا۔ میرا دل اس سے گزر کر دل میں
داخل ہوا میرا لاشی جہاں تھی وہیں بیٹھی رہی۔

وہ آہستہ آہستہ چلے جاتا تو اس کے قریب پہنچا اور جھک کر دیکھنے لگا کیل
کی سی سرخوت سے دو لہو اوپر اٹھنے لگے اور اس کی گردن پڑا کر اسے تابوت میں
گھنچ لیا تھا۔

اور پھر سنگ کی ٹہنی چٹھنے لگی تھی۔
دھوکا... دھوکا... سنگ صحن چھا کر بیٹھا۔ یہ تم پر غیبت تھی۔

توم.....
دنشہ تیری آواز گھٹ کر رہ گئی۔ دھار پیر آدمی اچھل کر تابوت کے پہر آئے۔ اور

بڑی پھرتی سے اس کا دھکا بند کر کے کٹھن لگا دی۔
بہت اچھے۔ میرزا دانی اس کے قریب پہنچ کر بولی۔ اب میں خود کو تھوڑے

حوالے کر سکتی ہوں۔

تھوڑا دیر میں اجار ڈلوں گا۔ دھار پیر آدمی نے کہا۔

میرزا دانی نے کہا۔ یہ کہ جہاز میں تھوڑے ہی لمحے میں دوسری نظروں سے دیکھا
تھا۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں اتنا کمزور ہوں۔

تو کیا تھوڑی دیرداشت واپس آئی ہے۔ میرزا دانی نے جبریت سے کہا۔

مگر وہی کب تھی۔

تھوڑا دیر تھا۔

فتح محمد خاں۔

بڑی ٹھیک بات ہے، کیا تم نے اسے مار ڈالا۔

نہیں، جس طرح اس نے تھوڑی دیر میں کھڑکی پر ہواؤں کو نہیں پہنچا کر کہا تھا

اس طرح میں نے بھی کر دیا۔

اب کیا کرو گے؟

ابھی میں اسے لے جاؤں گا۔

کہاں لے جاؤ گے؟

آجی دلوں کے پاس نہیں لے جائے گا۔

خام خاں نے کہا۔ اس کی مدد کے بغیر تم حالت سے باہر نہیں نکل سکتے۔

پھر تم نے مجھے اس کے بچنے کی تحریکوں بتائی تھی۔

اس پر غصہ ہو گیا تھا جواب فوجیوں کا ہے۔

میں نے آجی کو کہا۔

میں دوڑوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا... لیکن مقصد... میں ذرا ایک بار اور

دیکھ آؤں۔

”یہ بھی چل رہا ہوں“ دھارمہارادی نے کہا۔

ادھ ”ادھر دیکھو۔ ڈھکنا بھی دھن“ میترہاسی نے تابوت کی طرف اشارہ کر کے کہا ”وہ شاید پہن میں آ رہا ہے۔“

وہ تابوت کی طرف مڑا ہی تھا کہ میترہاسی چلا گیا۔ مرنی ہوئی ہال سے، ہر نکل آتی اور چھپت کر وہ سوچا کہ کیا ہوتا ہے؟ کس سے؟ کس کو؟ آہستہ سے پہلے ہی دیکھ گیا تھا۔

دھارمہارادی نے اس کے بعد اوڑھائی نہیں ڈالا۔ اس کے قریب پہنچتے ہی چیل کر پھر اس میں ہانک میٹرہاسی کے ساتھ ہی بڑی عرصہ بیٹھ رہی تھی۔ دھارمہارادی قہقہے سے اسے دیکھتا۔

”نہ سے بلا کر میں نے غلطی کی تھی“ میترہاسی نے کہا، اگر تم نے اسے کوئی نقصان پہنچایا تو میں نہیں مار ڈالوں گی۔“

سے عورت آفریں کیجئے میں تمہارے۔“ دھارمہارادی نے چمکا۔

”گرم فلی معری طور پر طاقتور نہ دینے لگے ہوتے تو وہ تباہی بڑیاں توڑ کر رکھ دیتا۔“

”کیا وہ تباہی اٹھ رہا ہے؟“

”نہیں میرا محبوب ہے۔“

”کب سے؟“

”تم تو اس قسم کے حالات کر رہے ہو جیسے مجھ سے ملو اور اس سے ملو۔“

”میں عورت اور مرد جانتا ہوں۔ تم عورت ہو اور وہ مرد لیکن تم ہرگز ایسی

عورت نہیں جیسا وہ مرد ہے۔ لہذا تم دونوں کا ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔“

”یہ کیا کجی عورت چلی؟“

”بھگتہ عورت۔“ جڑوں کی شہزادی لگی ہوئی تباہی نے کوئی پری زہر دیا ہے۔“

”میں نے کبھی تمہاری گھر دیا ہے۔“ تابوت کے اندر سے گھٹی گھٹی سی آواز اس کا ٹھکانے لگا۔ پھر تابوت کے اندر سے کسی نے کہا، ”تھا اور دھارمہارادی چیل کر کہہ کر بہت شوق۔“

دھارمہاسی جس جگہ سو باغ ہو گیا تھا جہاں سے گولی چلائی گئی تھی۔

”جس۔“ دولت میترہاسی نے کہا، ”میں نے اسے اس میں ہی کھدو کر دیا ہے۔“

”میں نے اس سوچ کر دیکھ لیا تھا۔“ خود ہال سے مل گئی چلی۔ ”کیا میری آواز تم تک پہنچ رہی ہے؟“

”جہاں تک تمہارے ساتھ ہے؟“ نہیں لیکن، میں بارہا اس نے اندر سے دھارمہاسی کی کڑی پر تکیہ تھا۔

”شہنشاہ دھارمہارادی نے بھی اسے محسوس کر لیا تھا کہ یہ طاقتور مفصل نہیں تھا اس نے میری سے پریشانی بدل گئی۔“

”ٹھیک ہے کڑی پر تکیہ کیا؟“ میترہاسی پھر چلی گئی۔

”اور دھارمہارادی کی کڑی پر تکیہ کیا؟“ دھارمہاسی نے کہا، ”ڈھکنا تیری سے ٹھکانا۔“

”لیکن دھارمہارادی اس سے پہلے ہی آٹھ لکھ کے گئے تھے۔“ دھارمہاسی نے کہا، ”اس لکھ کے ساتھ ہی کر رہے تھے تاہم اس کا رخ۔“ لیکن دھارمہارادی نے اس کے ریلے کو اسے دھارمہارادی پر جوڑ دیا۔

”اور کیا ہے۔“

”دھارمہارادی کو ڈر ہے۔“ اور پھر اس نے سنگ کو نظر انداز کر کے دھارمہاسی کے

کے دو ٹکڑے ملے۔ ”اور اسے اٹھا لیے میں اس کا پیالہ بھی چوسا۔“ سنگ نے اس پر دھارمہاسی

کھائی لیکن وہ اس کی گرت میں نہ آسکا۔

”میں۔“ دھارمہارادی سے پھر گئی سے بچے ہوئے کہا، ”عظیم دھارمہاسی میں

دو گناں ہوتی ہیں۔“

”میں بہت سے میں ہیں معاف نہیں کر دوں گا۔“ سنگ اسے گھورتا ہوا چلا۔

وہ جہاں تھا وہیں لگا گیا تھا
 وہی صورتیں تھیں... یا اس عمارت کو ہم سے لڑا دیتا ہے پھر ہمیں پکڑنے کی کوشش
 کرتا۔ وہاں پر آدی نے کہا۔
 کیا تم لوگ اس کو شہدہ لاکر جانو گے؟
 لاش اٹھ آگئی جوتی تو یہ خطرہ مول کیوں لیتا۔ اس نے عمارت کی طرف
 اشارہ کیا۔
 کیا مطلب۔ جنگ اتنے گھورتا ہوا ہوا۔
 جہاں دشمن کی صفی وہاں سے غائب ہو گئی۔
 عراق۔ تم مجھے یہ قوت بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے۔
 یہ کیا ہو رہا ہے۔ میٹر ڈاشی جیسی؟ میں نے سربنگ آن کر دیا ہے۔ وہ باہر
 نہیں نکل سکے گا۔

جو اس بندہ کرو۔ وہ نہیں ہے۔ سنگ قبیلے پہنچیں ہوا۔
 تم نے مجھ سے لڑا دیا تھا۔
 میں نے کیا لڑا دیا تھا۔ میٹر ڈاشی جتنا کہو لی۔
 تم نے مجھ کو دیکھ کر لے کر کوشش کی تھی وہ اس پر غیب پر سراسر بہیمانہ
 تھا اس کی تو یہ اداکاری بھی نہیں کر سکتا۔
 کیوں شہنشاہ کر رہے ہیں پھر جان۔ عراق آج سے ہوا۔
 صحت بخاس کر دو۔ تباہ۔ وہ وہاں کہاں ہے؟
 وہ ہاشم کے سینکڑوں زندہ افراد سے زیادہ عزیز نہیں ہو سکتی۔
 عراق نے کہا اور لاکر اس کی طرف آجھاں ہوا ہوا۔ سمجھاؤ اسے... مجھے جو
 کہہ کیا تھا کہہ چکا۔ اب تم شوق سے گولی مار سکتے ہو۔
 سنگ نے دیوار دھتوں پر دوں کر غیب میں ڈال دیا تھا۔

کہہ دیر وہ دوڑوں ایک دوسرے کو خاموشی سے دیکھتے رہے پھر سنگ ہی نے
 میٹر ڈاشی سے کہا۔ سوئیچ آف کر دو!

یہ کہا ہو رہا ہے میری تو کہہ کچھ بھی نہیں آتا۔ میٹر ڈاشی بولی۔
 تیس اس کا اصل چہرہ دکھانا چاہتا ہوں۔ بہت خوبصورت ہے۔ دراصل مرث
 کی۔ جنگ نے جیتا کر کیا۔
 یہی جنگ تم ہو گئی۔

تم مجھ اس کے جاؤ گی میں کہتا ہوں سوئیچ آف کر دو۔
 سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میٹر ڈاشی کہتی کہ بولی پہلے بتاؤ کہ یہ کون ہے؟
 میرا سب سے خطرناک دشمن علی حراں میں کا کہ میں تم سے کہتا ہوں۔
 اہ تم نے ریاکار و غیب میں ڈال دیا ہے؟
 وہ عدد کارڈس نہ میرا کہہ گاؤں کہے ہیں اور اس کا: اسی نے اس نے دیوار اور
 میرے حوالہ کر دیا ہے؟

تم باطل ہو گئے ہو۔ ہم نہیں لادہ دی ہے اور نہ اس روپ میں کیسے آسکتا؟
 میں جانتا ہوں۔ سنگ نے کہا۔ تم سوئیچ آف کر دو۔
 ترجمان تم پر ہم سے ملے کہہ کر

تیرا داغ تو پیش چل گیا: میں کہتا ہوں سوئیچ آف کر دے۔
 سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بہترین موقع دکھا دیا ہے کہیں دوسرے دن کو مطلع
 کر کے اپنا حضور صاف کرادوں۔
 کس بات سے مطلع کرے کہ؟

سنگ نے بے ضروری کی ہے۔ ہمیں سے لگیا ہے: تنظیم کو نصیب پہنچنے کا؟
 پردہ مڑی جاتی اور نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔
 جبروت... جبروت۔ عراق درونک پیچے میں ہوا: دانگ بین کے ساتھ ہی

اسے بھی رو نہ کر دیا جوتا ۔ مگر تہہ در اندر پہن نہیں جاتا ۔
اس پائے کی کتیت آج تک میری نظروں سے نہیں گزری ۔ اگر اس نے سوچا

آفت نہ کیا تو یہاں سے نکلنا ہی ممکن ہو گا ۔
وہ بیکے یہ تنظیم میں کوئی ایسی مشیت رکھی ہے کہ قہار سے نام سے بھی واقف
ہر حالت میں ۔ حیران نے سائل کیا ۔

سوال ہی نہیں پیدا ہوا ۔ اسے دانگ لینے میں راجا تھا ۔
دھبہ دانگ لینے کی کہانی اس جانا پہنا ہوا ۔ قہر نے دانگ لینے کے سلسلے میں پچاس
نکر والی ہوتی اور مجھے آگاہ نہ کر رہے تھے وہ ہوشی کا بھر میری لاعلمی میں کچھ پر عمل آور رہا ۔
اور شاید اس وقت میری دانش کہیں بڑی مڑ رہی ہوگی ۔

اور تم ہی صورت کے ساتھ میں کر رہے تھے ۔ حیران آنکھیں نکال کر بولا ۔
اسے جیتے ۔ تم صورت کے مقام سے نا آشنا ہو ۔ وہ اس وقت بھی صورت
ہی جوتی ہے جب گردن پر پٹری پھیر رہی ہوتی ہے ۔

پھر اس نے بہت زور سے محنت کا نعرہ لگایا تھا اور سینہ پیٹ پیٹ کر کہنے
لگا تھا

حیران کھڑا ہنسا رہا ۔ ۔ دلفریبی سے لاشی پھر دروازے پر نظر آئی ۔

سنگ نہ چنار ۔ حیران نے اپنے ہاتھوں میں جھوکہ زور لگایا تھا اور میرے چہرے
پر ہانکیں دھار دھار والی ہانک کا غل اڑا رہا تھا ۔

"پہس ۔" میٹر لاشی نہیں کر رہی تھی ۔ ۔ ۔ تو وہ حیران ہے "

کون حیران ۔ سنگ رنگ کر خرابا اور اسے گھورنے لگا ۔

تہہ تا پہلے کلب میں اس کی حاکمات کے چہرے ہیں ۔ وہی کتا باہر
دور سے دیکھ تھا ۔

اب قریب سے بھی دیکھ لیا ۔ ۔ سوچ آفت کر دو ۔ سنگ نے نرم بے کجا

دن کا وہ نہیں کر رہا لان ڈیڈ ہو گئی ہے ۔

سوال تو یہ ہے کہ کسے صلیع کریں ۔

نہر میں کو ۔

سنگ نے قہر کا کرک ۔ بوقت عورت وہ میرے چار حلقوں میں مجھے صلیع کر
دیں گے کہ صلیع ہونے کی عورت کی طرف سے یہ بیگم بوسوں ہوا ہے تم میرے علاوہ
اور کسی شے کو نہیں چاہتیں ۔

پھر میں کہا کروں ۔ وہ ہانکے سے ہوں

سوچ آفت کر دو ۔

تم مجھے مار ڈالو گے ۔

ہاتھ ٹوٹ جائیں میرے اگر آج تک مجھی عورت پر اٹھے ہوں

وہ اس نے کچھ بھی کر ڈالا ہو ۔

ہاں میری جان ۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں پچا جان حیران سر ہل کر بولا ۔ میں نے نہیں حیران سے
جوتناں کھاتے بھی دیکھے ہے ۔

ابے نو چپ رہ ۔ سنگ جھٹ کر بولا

تہہ ہاں ات میں خیر رہ پید کر کے سے بطور حوالہ عرض کر دیا تھا ۔

میرے ہاتھ کچھ رنگ سوچتی ہیں پھر کے بڑھ کر سوچ آفت کر کے تھی ۔

تم اسے پہن کر دینا سنگ نے آہستہ سے حیران کے کان میں کہا تھا ۔

کچھ مار کر ۔ حیران نے ہنسا ۔ پھر بولا ہاتھ تو میرا بھی نہیں اٹھ سکتا
مجھی عورت پر ۔

حیران ہی نہیں ۔ کچھ کہہ رہا ہوں کر دو ۔

وہ اس سے باہر آئے تھے ۔ اور اچانک سنگ بک باہر پھر حیران پر ٹوٹ پڑا

تھا۔ حیران گڑبڑ اٹھ گیا۔ وہ تو کسی کے کہنے کے مطابق میٹر لاشی کو یہ پوش کر دینے کی گھات میں تھا۔۔۔ پھر بھی اس نے کئی کاٹ کر میٹر لاشی کے شانے پر تلے اور اسے ڈھال بنا کر ہٹے سنگ سے بڑا۔۔۔ بس دوسری رہنا مجھ سے دینے میں تو صرف چھٹی بنانا چاہتا ہوں یہ دیکھتے بغیر کہ فرسہ یا دودھ۔

میں تو ذائقہ کر رہا تھا۔ سنگ نے پٹا کھایا۔ یہ جبین کی گڑیا بہت نازک ہے اسے اس میں دوسری سے جھکے مت دے۔

حیران اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ہلکھل کر بال کے اندر دیکھنے لگا۔ میٹر ارادی طور پر سنگ بھی اڑھڑا رہی تھا کہ حیران نے میٹر لاشی کو ایک حرکت چکا کر دیا۔ دار لاشی اس کی کمر پر سیدھی۔ وہ اچھل کر دروازے سے گزرتا ہوا بال میں جا پڑا۔ پھر تیل اس کے کمر پر جگہ سے نہیں جلی کر سکتا۔ حیران نے چیٹ کر دہی سوچے آن کر دیا جس کی کار کوئی کچھ دیر قبل اس کا بھی راستہ روک چکی تھی۔

اس کے بعد اس نے میٹر لاشی کے دونوں ہاتھ پکڑے تھے اور اسے تال دے کر لپٹنے لگا تھا۔ کبھی حیران کی آواز نکلتی اور کبھی بڑبڑکی۔ میٹر لاشی متیرہ انداز میں اس کا ساتھ دیتے جا رہی تھی۔

سنگ بھی دروازے کے قریب کھڑا فاختہ پٹتا رہا۔

اب کیا خیال ہے جیتے کے پاپا۔ حیران نے جس کی پوچھا۔

میں تجھے فنا کر دوں گا۔

پتہ نہیں کہیں اس بار حیران کے ساتھ میٹر لاشی نے بھی تہیہ لگایا تھا۔ سنگ آپس گھورتا رہا کچھ بولا نہیں۔

اب میں تم سے وہ دونوں لاشیں وصول کروں گا۔ دفعہ حیران نے کہا۔

اگر مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو گا تو ضرور وصول کر دوں گا۔

غیر باتم بہ کہتا چاہتے ہو کہ لاشوں کے قایم ہو جاتے ہیں تیار امداد نہیں تھا۔
بکاس بند کر۔ کیا میں نہیں یقین دہانے بیٹوں گا کہ جو کچھ کہا ہوا ہے وہ سچ ہے۔
تہا رہی میٹھت ہی کیا ہے۔

یہ میری میٹھت۔ حیران میٹر لاشی کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا اور سنگ نے اسے ایک گھبراہٹ کی سی دیکھی تھی۔

تم نے تین قتل کیے ہیں میرے ملک میں۔ حیران آنکھیں نکال کر بولا۔

دہلی تین ہزار اور کروں گا۔

سنو۔ میری بات سنو۔ میٹر لاشی حیران کا ہاتھ پکڑ کر انگ لے جانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔ سنگ نے مسکراتے آنکھ ماری تھی اور وہ بولکھا کہ حیران کی طرف دیکھنے کی تھی۔

میں تم سے کوئی فریب نہیں کروں گی۔ وہ آہستہ سے بولی۔ اس کی حرکتوں پر دھیان دے دو۔

وہ اسے کٹا وہ راجداری کے سر سے ہرے لگی تھی۔

اب یہاں سے جتنی جلد بھی پہل چلو۔ میٹر لاشی نے کہا۔

اسے یہاں پھروں کہ نہیں چا سکتا۔ ساتھ لے جاؤں گا۔

اگر کچھ لوگ پہنچ گئے تو

دیکھا جاتے گا۔ ان کہاں ہے۔

دن کو ڈھائی بج رہا تھا۔

کیوں؟ حیران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

کالیں براہ راست نہیں ہوتیں۔ یہاں سے کہیں اور جاتی ہیں جہاں سے انہیں

ڈانٹتے کیا جاتا ہے۔ اور پھر لاش بھی تو ڈیڑھ ہونگے ہے۔

شکریہ جی لاشی۔

کس بات کا شکریہ

اسی اصلاح کا

”ہیں ان لوگوں سے جہاز برکتی ہوں: میری مدد کرو میں نے تمہیں شپ ٹاپ
میں پارہ دیکھا ہے۔ لیکن قدامت نہ ہونے کی بنا پر کچھ مل نہیں سکی، ویسے دل چاہتا
تھا۔ وہ دو دیکھو۔ وہ کتابت کا ڈھکنا آٹھارہ ہے“

”عزیز میری سے ہال کے دروازے کی طرف مڑا۔ سب ڈھکنا آٹھارہ کتابت
میں داخل ہو گیا تھا۔ پھر شپ لیٹ کر ڈھکنا بند کیا تھا۔

عزیز نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن فرط حیرت سے زبان لٹکھرائی۔

پھر اچانک کتابت فرش میں دفعتاً ٹپا تھا۔ کتابت کے کمرے بڑا عمارت فرش کے
درمیان پیدا ہوا تھا۔ عزیز نے ٹپک کر سوچا آٹ کہا۔ لیکن جتنی دیر میں کتابت تک
پہنچا فرش برابر ہو چکا تھا۔ شاید اس سے پہلے ہی پہنچ جاتا اگر اس چکر میں نہ چڑھ گیا
ہوتا مگر دھڑکی کو ہال کے باہر نہ چھوڑے۔ اس کا بازو چھو کر اسے بھی ساتھ لے
چلا تھا۔

”اب نکل رہا ہوں۔ وہ توجہ دیا تھا کہ عزیز اسے دوبارہ دروازے کی
طرف کھینچ کر ہال لے۔

اب کیا ہو گا؟ وہ نہ مانتی۔

”تبدیلی حفاظت کی جانتی گی۔ فکر نہ کرو۔ باہر نکلنے کی کوشش کرو“

”جی نہ کسی طرح وہ صدر دروازہ ٹھان کر اسے میں کا سیاب ہو جی گئے تھے پر متقل
ہیں تھا۔ باہر نکلے۔“ خاصی بڑی اور سرسبز کپاؤڑ تھی۔

”اب مجھے یاد آیا“ میٹر لاشی نے ہاتھ ہرے کہا۔ ”اس نے اپنے آدمیوں کو ان
پرنس مس طرف سے مابین دہی کی کتابت کو ہال کے وسط میں رکھا جلتے“

”جتنی جلد ممکن ہو اس حالت سے دور نکل چلو“

”گگ۔ کیوں۔۔۔۔۔ وہ کھلا۔ لیکن عزیز بڑی چرتی سے نیچے جھکا اور اسے
آٹھارہ کاڑھوں پر ڈال لیا۔ پھر وہ احتجاج کرتی رہی تھی اور اس نے پچاسک کی طرف
دوڑ لگی تھی۔

پچاسک سے گزر کر سڑک پر نکل آیا۔ لیکن وہ پستور اس کے کاڈھے ہوا پر چڑی
رہی۔ جتنی تیز دوڑنا ممکن تھا اس میں کوئی تباہی نہیں ہو رہی تھی۔

”یہ کیا یہودگی ہے۔۔۔۔۔“ میٹر لاشی جھلا کر بولی۔ ”انارہ بچے لوگ دیکھ رہے
ہیں۔۔۔۔۔“

”جی جی ڈسے کر کہیں۔۔۔۔۔ لوگ۔۔۔۔۔“ عزیز بالآخر دیکھ لیں۔ ”عزیز ٹک ٹک
کر رہا تھا۔۔۔۔۔“

”دھکی کچھ لوگ شر مچاتے ہوئے ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

”یہ تو بہت بڑا چال“ عزیز بڑبڑایا۔

”جواب میں وہ کچھ کہنے کی دلی تھی۔۔۔۔۔ کہ ایک نور دار دھماکا ہوا اور وہ عزیز
کے کاڈھے سے پھسل کر زمین پر آ رہی۔۔۔۔۔ ان کے پیچھے دوڑنے والے بوکھلا کر تیز تر
ہو گئے تھے۔ کئی کوئی گاڑی پھسل نہیں رہا تھا۔ چاروں طرف جھلک پڑ گئی۔ لیکن
عزیز کو میٹر لاشی کی سحر دہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اسے جھٹلے کے ساتھ آٹھارہ اور ہاتھ
پکڑ کر دوڑنے لگا تھا۔

”میں گر جاؤں گی۔۔۔۔۔“ عزیز جھانک رہی تھی۔ وہ ہتھ جھانک رہی تھی۔

”دقت تمام وہ ایک ٹیکسی تک پہنچے تھے۔ لیکن ٹیکسی ڈرائیور بھی بدحواس نظر
نہ لگتا تھا۔

”ہم چشما شاپر۔۔۔۔۔“ عزیز نے اس سے کہا۔ ”اس کی حالت غلاب ہو رہی ہے
دل کی مرضی ہے۔۔۔۔۔“

”ٹیکسی میں بیٹھ جانے کے بعد وہ اپنی چوٹی بولی۔۔۔۔۔“

یہ کیا تھا۔ یہ کیا ہوا؟
 سنگ نے عمارت تباہ کر دی!..... مجھے خوش تھا ابھی نے اس طرح
 بھاگا تھا۔

خدا کی پناہ - آپ کیا ہو گا؟
 - نگرمت کرو - میگزین میں ہمارا بیان ہے: تم جی اہرام سے روک گے!
 میں نہیں سمجھتی! تم کیا کہہ رہے ہو؟
 - قیدی نہیں وہاں! وانگ لیون کو تم نے نہیں قتل کیا!
 - سنت... تم کیا جانتے؟
 - تم نے شاہ سنگ پر اپنے اثراتیہ دو باجی کے پتوں کی مڑی چلائی تھی!
 - ہاں یہ درست ہے۔ لیکن وہ زخمی بھی نہیں ہو سکا تھا!
 - قہار کے پتوں کی گولی بھی لی گئی ہے۔ وانگ کو اثراتیہ تین دو کے دیوار سے
 قتل کیا گیا تھا۔

اس کے باوجود مجھے حذر کمزورہ تصور کرنا چاہیئے؟
 سوال کیا نہیں پیدا ہوتا، ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھا جائے گا!
 - کس لوگوں سے؟

جن سے تم نے ہزاری کی ہے؟
 - اوہ - وہ میرت سے آئے دیکھنے کی تھی۔

سب ٹھیک ہے! قرار سر ہار کر رہا۔

میز دہشتی نے پشتکار سے جبکہ کراہیں نہ کریں... قرآن نے ٹھیک ڈیڑھ تیر کر چند
 ہلاکت دی تھیں اور میرت دہشتی نے ہلا تھا! لیکن اوقات ہم نہیں سمجھ پاتے کہ جو کچھ ہم
 کر رہے ہیں وہ درست بھی ہے یا نہیں!
 کیا کہنا چاہتے ہو؟ میرت دہشتی نے آنکھیں کھول کر سیدھے جیتے ہوئے کہا!

قرآن نے فرما ہی جواب نہیں دیا تھا۔

تم بولے کیوں نہیں! کیا مجھ پر کوئی اور الزام بھی ہے؟ میرت دہشتی نے اس کے
 بائیں پیچھے آنکھیں دیکھ کر دیا۔

ہمیں - کوئی نیا الزام نہیں ہے۔

میں آن لوگوں کے لئے کام کرتے ہو میرت دہشتی!

میرت دہشتی کی وہ ضرور ہاتھوں کا!

بیک بیٹنگ... مجھے بیک سیل کر کے تعلیم میں شامل کیا گیا تھا۔

بیک بیٹنگ کی وہ نہیں دیکھیں گا۔

کیا قہار اعلیٰ کار فاس کے گھسے سے ہے؟

ہمیں - سنگ ہی سے میرے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں! اس نے ہم دونوں ہی ایک

دوسرے کی کھات میں رہتے ہیں!

وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے؟

میں جانتا ہوں! قرآن سر ہار کر رہا۔

اس کے باوجود بھی تم نے ناش بین کر اس کے سامنے آنے کا خطرہ مول لیا تھا!

ایسے خطرات میں پڑنا میری ڈالی ہے!

میں نہیں اس حد تک خطرناک نہیں سمجھتی تھی۔

اب بھی نہ سمجھو!

میرت دہشتی نے اسے حذر سے دیکھا تھا اور پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے کی تھی۔ جیسے

دھیانہ رفتار سے جیتی تھی۔

کیا تم ان کے اس تجربے کے مقصد سے آگاہ ہو؟ قرآن نے تھوڑی دیر بعد سوال کیا۔

مقصد سے تو سنگ بھی آگاہ نہیں ہے۔ میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ انہیں اس

تجربے کے لئے ایسے لوگوں کی تلاش رہتی ہے جن کے خونی کارڈوں پر "ہولڈر سرخ خلیوں"

